www.saharaexpressdaily.com saharaexpressranchi@gmail.com saharaexpress123@gmail.com saharaexpressnews@gmail.com

روزنامہ
سہارا ایکسپریس
رانچی
SAHARA EXPRESS,RANCHI

Urdu Daily Published From Ranchi,Patna & Delhi

No-1 SE

RNI.NO.JHURD/2012/45029 Vol:14 Issue:159 16.06.2025 **MONDAY** Re.01 Page:08

جلدنمبر:14 شمارہ:۱۵۹/سوموار/۱۶/جون/۲۰۲۵/مطابق/۱۹/ذی الحجہ ۱۴۴۶ھ/ صفحات:08

NAFISA HAJJ & UMRAH TRAVELS

UMRAH 2025
From July 1st week
For 15 Days
SUPER SAVER
70,500
Flight from Delhi to Delhi
Bus Service at Makkah

ECONOMY UMRAH PACKAGES
From July 1st week
For 15 Days
80,500
Flight from Patna to Patna
From July 1st week
For 15 Days
90,500
Flight from Darbhanga to Darbhanga

Package Inclusions | Air Ticket, Visa, Hotel, Insurance, Food, Transport, Ziyarat, Zamzam

For Enquiry Contact | 9835686530, 9667048262 Darbhanga | 7763987517, 9470035621 Kishanganj

H.O. BAZAR SAMITI, SHIVDHARA, DARBHANGA

Documents Required
Passport
(6 months valid from departure)
2 Passport Size Photo
Pan Cards
Residence:
Hotel at Makkah: Within 1.5 km
Hotel at Madina: Within 700 m

UMRAH 2025
From July 1st week
For 15 Days
DELUXE
95,500
Flight from Delhi to Delhi
Hotel at Makkah: Within 300 m
Hotel at Madina: Within 200 m

DAYARE HARAM

دیارِ حرم
حج عمرہ ٹورس پرائیویٹ لمیٹڈ
HAJJ UMRAH TOURS PVT LTD
عمرہ
IATA
السعودية Saudia

15 DAYS UMRAH TOUR 2025
Economy Package
Direct Flights / Via Flights
DEL JED DEL

DEPARTURE: 13 Jul. 2025 / RETURN: 28 Jul. 2025

5 & 4 Sharing Room	Rs. 69,999/-
3 Sharing Room	Rs. 83,000/-
2 Sharing Room	Rs. 93,000/-

Package Includes:
Return Air Ticket |
Umrah Visa with Insurance |
Best of Accommodation
Indian Meals 3 Time |
Air-conditioned Transportation |
Local Ziyarats in Makkah & Madinah |
5 Liters Zam Zam |
2 Time Laundry | Gifted Umrah Kit |
Exprienced Tour Guide

Document Required
* Valid Passport 6 Months
* Pan Card
* 2 Pc Photo (with White Background)
* Final Vaccination Certificate

Abdur Razaque
+91 95556 59996

HOTEL DETAIL
MAKKAH: Jaddah Al Khalil Hotel / SIMILAR
(9 Nights 3 STAR - 1000 Mtr.), (Free Bus Service)
MADINAH: Burj Mukhtara Hotel / SIMILAR
(5 Nights 3 STAR - 800 Mtr.)

DAYARE HARAM
HAJJ UMRAH TOURS PVT. LTD.
1st Floor, Shop No- 5 & 6, M.H. Market
Karamganj Road, Near Shiksha Bhawan
Laheriasarai, Darbhanga, Bihar - 846001
Mob- +91 9031310178, Tel- 06272-351228

Web : www.dayareharam.com
Email : info@dayareharam.com

काफ़ी सालो से आपकी खिदमत में लखनऊ की सबसे बेहतर सेवा देने वाली ट्रेवल कंपनी अब आपके शहर पटना में

Riyaz TOUR & TRAVELS — RIYAZ GROUP.COM RG
A Signature of Excellence

जुलाई 2025 में नए सीजन की शुरुआत और भी नयी और बेहतर सहूलियतों के साथ

05 JUL 25 - 21 JUL 25	RS. 88000	17 DAYS
13 JUL 25 - 30 JUL 25	RS. 90000	18 DAYS
23 JUL 25 - 08 AUG 25	RS. 88000	17 DAYS

उमराह पैकेज के साथ मिलने वाली सहूलियात ::
INCLUSIONS: VISA, INSURANCE, HOTEL, BUFFET MEALS, TRANSFERS, Wi-Fi, COMPLETE ZIYARAT, LAUNDRY SERVICE, Zam-Zam

दिल्ली से डायरेक्ट फ्लाइट

DOCUMENTS REQUIRED FOR UMRAH
VALID PASSPORT
PAN CARD
2 PHOTOGRAPHS
WITH WHITE BACKGROUND

FOR PATNA TO PATNA FACILITY, YOU WILL HAVE TO PAY EXTRA CHARGES

MOHD. SADIQUE +91-7388963339
MD SHARIQUE +91-8235342497
RIYAZ AHMAD +91-9935570058

ADD.: Shop No. 5, Ground Floor, Ayesha Complex, West of Training School (SCERT Bihar), Mahendru, Patna - 800006 (Bihar)
HEAD OFF.: FF 3-4, GALAXY BUILDING, HARDOI ROAD, THAKURGANJ, LKO - 226003

HINDUSTAN TOURS & TRAVELS
ہندوستان ٹورز اینڈ ٹریولز
IATA

UMRAH PACKAGE 20 DAYS
DEPARTURE – JULY & AUGUST

DIRECT FLIGHT BY SAUDI & AIR INDIA

BOOK NOW

UMRAH BUDGET PACKAGE
MAKKAH HOTEL – 1400 MTR
MADINA HOTEL – 1000 MTR
JUST – 72,000 INR
QUINT SHARING

UMRAH ECONOMY PACKAGE
MAKKAH HOTEL – 800 MTR
MADINA HOTEL – 900 MTR
JUST – 77,000 INR
QUINT SHARING

DELHI HEAD OFFICE:-
YASIR -7400011153
FARHA -7400011152
QUARI ABDUL MATEEN -7303330662
303, 3RD FLOOR, VARDHMAN CITY 2 PLAZA, TURKMAN GATE, NEW DELHI-110002 PH NO. 011-46062444

SAMBHAL BRANCH:-
SHAFIQ - 9756493401
9410087199
HAJI SHAMIM BUILDING, NAKHASA NEAR NAKHASA POLICE CHOWKI SAMBHAL - 244302 U.P.

DARBHANGA BRANCH:-
ZIYA -9990440072
SAJID -9990441944
SAFAT AHMAD-9546096374
MAULAGANJ, NEAR KHALILIYA HOTEL DARBHANGA, BIHAR -846004

MUMBRA BRANCH:-
SOHAIL - 9987744448
ZEHRA - 9990889970
NIDA -9990334430
OFFICE NO. S-10, ELMORE, DOSTI BUILDING, MUMBRA, KAUSA - 400607

MUMBAI BRANCH:-
SHAKEEL - 9820805765
ANJUM - 9990660038
ABID - 9990660042
OFFICE NO 10, LASHKARIYA BUILDING, NEAR MAHATMA GANDHI SCHOOL, BEHRAM BUAG, JOGESHWARI WEST, MUMBAI – 400102

KASHMIR BRANCH:-
ISHFAQ - 9149495477
AARIF - 7006695671
GULMARG, TANGMARG
193402

ZAM ZAM
زم زم
حج عمرہ ٹور اینڈ ٹریول
Hajj Umrah Tour & Travel

Main Khagaul Road, Opp Central Bank of India, Minhaj Nagar, Phulwari Sharif, Patna- 801505

20 Jul 25 to 04 Aug 25	02 Sep 25 to 18 Sep 25	22 Oct 25 to 05 Nov 25
DELHI to DELHI	DELHI to DELHI	DELHI to DELHI
90,000/-	90,000/-	90,000/-

PATNA to PATNA ₹1,10,000/-
SAUDI AIRLINES/AIR INDIA

Hotel in Makkah :- Dar Al-Khalil Rashad Hotel or Simlar Tara Ajyad Hotel
Hotel in Madina :- Guest Time & Riyadh Al Zahra Hotel or Simlar

Package Includes
Accommodation, Visa, Ticket, Laundry, Zamzam,
Badar Zeyarat, Transportation, Food, Tour Assistance

9334735020, 9334369891, 9308841431, 9572959246

CONTACT PERSON OTHER DISTRICT

NEW DELHI	ASANSOL (W.B)	RAJA BAZAR PATNA	BUXAR	CHAPRA	SIWAN	MUZAFFARPUR	DARBHANGA	BIHAR SARIF	ALAMGANJ PATNA
Gulam Rasul 9015524877	Mufti Sohail Ansari 8868894411	Sajjad Khan 930816263	Md. Afzal Ansari 9110991456	Md. Sabir 9308841431	Ahmad Reza 9308170977	Md. Rizwan 7004957236 9199684786	Raja Ansari 8877690469	Md. Chand 8210695856	Md. Rizwan 8292847945

حاجی پور سے اٹھا عوامی سیلاب، اب رخ پٹنہ کے گاندھی میدان کا!

(پریس ریلیز حاجی پور ۱۵ر جون ۲۰۲۵) امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی دامت برکاتہم کی زیرِ صدارت سنگی جامع مسجد، شہزاد پور (اندرون قلعہ)، حاجی پور میں تحفظِ اوقاف کانفرنس کا کامیاب انعقاد عمل میں آیا، جس میں ویشالی اور اطراف کے علاقوں سے عوام کا ایک جم غفیر امنڈ پڑا۔ اس پرنور اجتماع میں مقامی عوام، علمائے کرام، ائمہ مساجد، طلبہ اور مختلف شعبوں سے وابستہ افراد کی کثیر تعداد موجود تھی۔

حضرت امیر شریعت نے اپنے پرمغز خطاب میں وقف ایکٹ 2025 کی اصل حقیقت عوام کے سامنے رکھی۔ آپ نے نہایت واضح انداز میں فرمایا کہ یہ ترمیم آئین ہند کی روح کے منافی ہے اور ملت اسلامیہ کی دینی، تعلیمی، فلاحی اور سماجی شناخت پر ایک منظم حملہ ہے۔ وقف ایک ایسا شاندار نظام ہے جس نے صدیوں تک امت کی تعلیمی و رفاہی ضرورتوں کو پورا کیا ہے، حکومت اس نظام کو اپنی گرفت میں لینا چاہتی ہے، جو ناقابل قبول ہے۔ حضرت نے فرمایا: وقف اللہ کی امانت ہے، اسے حکومت کی نذر نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ یہ قانون ملت کی خودمختاری کو چھیننے والا ہے، اور ہم کسی قیمت پر یہ سودا نہیں کریں گے۔

امارتِ شرعیہ اور مختلف ملی و سماجی تنظیموں کے اشتراک سے 29 جون 2025 کو پٹنہ کے گاندھی میدان میں منعقد ہونے والی تاریخی عوامی کانفرنس کی تیاریوں کے سلسلے میں یہ اجلاس ایک اہم جائزہ میٹنگ کے طور پر منعقد کیا گیا تھا۔ اس اجلاس کے دوران جب امارتِ شرعیہ کی یہ اپیل پیش کی گئی کہ ہر گاؤں، ہر بستی

اور ہر محلے سے لوگ گھروں سے نکلیں اور گاندھی میدان کو اس طرح بھر دیں کہ حکومت کو دوٹوک پیغام مل جائے کہ یہ قانون ہمیں ہرگز منظور نہیں ہے، تو مجمع میں ایک بے مثال جوش و خروش دیکھنے کو ملا۔ عوام نے پورے عزم، ولولے اور نعرۂ تکبیر کی گونج کے ساتھ اعلان کیا کہ 29 جون کو گاندھی میدان بھر کر ہم تاریخ رقم کریں گے، اور حکومت کو بتا دیں گے کہ ملتِ اسلامیہ اپنے دین، دستور اور وقف کے تحفظ کے لیے ہر قربانی دینے کو تیار ہے۔ اس موقع پر جناب ایڈووکیٹ نسیم الدین صدیقی، جناب صدام حسین، پروفیسر واعظ الحق سمیت دیگر معزز مقررین نے بھی خطاب کیا اور وقف ترمیمی قانون کے مسترد ہونے تک تحریک جاری رکھنے کا اعلان کیا۔ اس پروگرام کی نظامت مولانا احباب عالم صاحب امام و خطیب انور پور جامع مسجد نے کی، تلاوت کلام اللہ قاری شبلی نعمانی صاحب نے کی، نعت پاک حافظ مقصود صاحب نے پڑھی، استقبالیہ کلمات شاہد محمود پوری صاحب نے پیش کیے اور اظہارِ تشکر مولانا مفتی انصار عالم صاحب امام و خطیب مدینہ جامع مسجد باغملی نے پیش کیا۔ آخر میں حضرت امیر شریعت کی دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

مختلف محکمے کے 14582 عہدوں کیلئے فارم 4 جولائی تک

اہلیت رکھنے والے خواہش مند امیدوار ضرور فارم بھریں: امتیاز احمد کریمی

پٹنہ (اسٹاف رپورٹر) اسٹاف سلیکشن کمیشن (ایس ایس سی) نے SSC CGL 2025 کا نوٹیفکیشن جاری کیا ہے۔ ساتھ ہی فارم بھرنے کی کارروائی بھی چل رہی ہے۔ اس مرتبہ 14582 عہدوں پر بحالی ہوگی۔ جس میں حکومت ہند کی مختلف وزارت اور محکمے میں پوسٹنگ ہوگی۔ ان عہدوں پر بحالی کے لئے فارم بھرنے کی اہلیت کسی بھی سبجیکٹ گریجویٹ ہونا ہے۔ کچھ عہدوں کے لئے تعلیمی لیاقت انٹرمیڈیٹ بھی ہے۔ اہلیت رکھنے والے خواہش مند امیدوار 4 جولائی 2025 تک آن لائن فارم بھر سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں مزید تفصیلی جانکاری کے لئے امیدوار آفیشیل ویب سائٹ ssc.gov.in پر جا کر حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ باتیں بہار پبلک سروس کمیشن کے سابق چیئرمین امتیاز احمد کریمی نے اہلیت رکھنے والے تعلیم یافتہ بے روزگار نوجوانوں کے مفاد میں بتائی ہیں۔ جناب کریمی نے کہا کہ ان عہدوں کے لئے امیدواروں کی عمر 27 سے 32 سال کے درمیان ہونی چاہئے۔ ریزرو کیٹوگری کے امیدواروں کو زیادہ سے زیادہ عمر کی حد میں ضابطے کے مطابق چھوٹ دی جائے گی۔ امیدوار کو فارم فیس کے طور پر امیدوار کو 100 روپے ادا کرنے ہوں گے۔ ایس سی/ایس ٹی اور خواتین امیدواروں کے لئے کوئی فیس نہیں ہے۔ جناب کریمی نے کہا کہ اہل امیدوار ضرور فارم بھریں۔ دل و جان سے کمپٹیشن کی تیاری کریں۔ محنت سے کامیابی ملتی ہے۔ جناب کریمی نے کہا کہ طلبا و طالبات ہر طرح کے مقابلہ جاتی امتحان کے لئے خود کو تیار رکھیں۔ کوئی بھی مقابلہ جاتی امتحان خواہ روزگار حاصل کرنے کے لئے ہو یا اعلیٰ تعلیم کے لئے داخلہ ٹسٹ ہو، آپ ضرور فارم بھریں۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی طرح کی کامیابی کے لئے محنت اولین شرط ہے۔ محنت اور لگن سے ہر منزل آسان ہو جاتی ہے۔ آپ دل و جان سے محنت کریں۔ محنت سے ہی کامیابی ملتی ہے۔ محنت کے بغیر کامیابی کا تصور محال ہے۔ ہماری دعائیں اور نیک تمنائیں آپ کے ساتھ ہیں۔

ملک میں سرگرم 200 لائنس کلب بہار کی ترقی میں مددگار ہیں

پٹنہ سٹی (محمد نسیم)

لائنز ڈسٹرکٹ 322E کے نئے سیشن کی تربیت کانکھات میں واقع KL-7 آڈیٹوریم میں منعقد ہوئی۔ ٹریننگ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے نئے سیشن 2025-26 کے لیے ڈسٹرکٹ گورنر لائن پرد یپ کھیتان نے کہا کہ تقریباً 200 ممالک میں سرگرم لائنز کلب بہار کی ہمہ جہت ترقی کے لیے مسلسل کام کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کلب بہار میں ایک تعلیم یافتہ، صحت مند اور خوشحال سماج کی تعمیر کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے کہا کہ کلب کے کئی یونٹ خواتین کو بااختیار بنانے، صحت، نوجوانوں کی ہمہ جہت ترقی، ماحولیات، تعلیم، قدرتی آفات اور دیگر شعبوں میں مسلسل کام کر رہے ہیں۔ پروگرام میں بہار اور جھارکھنڈ کے ریجن چیئرپرسن، زون چیئرپرسن، کلب کے صدور، سکریٹری اور خزانچی کو اہداف اور اہداف کے بارے میں تربیت دی گئی۔ اس موقع پر اس سال کے بین الاقوامی صدر کے مشن 5.1 پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ خود وہاں سابق انٹرنیشنل ڈائرکٹر لائن نیپال بے مالو، سنجے اوجھا، میڈیا انچارج شوبھا سنہا، پروین چندر شرما، ارون سنگھ، رنجے رائے، کشن بجوریا، شرد چکرتی اگروال، رچنا کھیتان، نیہا پرساد، اشوا اوجھا، ماہر اطفال ڈاکٹر نیرج سنہا اور بہار اشر کے چیف گیسٹ کے طور پر سرگرم ممبر تھے۔

خون کے عطیہ کیمپ میں 10 یونٹ خون جمع کیا گیا

پٹنہ سٹی (محمد نسیم)

تخت شری ہریمندر جی پٹنہ صاحب، شری گرو گوبند سنگھ صدر ہسپتال کی طرف سے خون کے عطیہ کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں کئی جوڑوں نے خون کا عطیہ دیا۔ خون کے عطیہ کیمپ میں ڈاکٹر سوا تی راج، لیب ٹیکنیشن منوج کمار، سمیت، منیش کمار، جی جی ایس ہسپتال کے منیجر شبیر خان موجود تھے۔ کیمپ میں کل 10 یونٹ خون جمع کیا گیا۔ جس میں گرودوارہ میں سات یونٹ اور جی جی ایس ہسپتال کے بلڈ سنٹر میں تین یونٹ خون جمع کیا گیا۔ ہسپتال کے منیجر نے بتایا کہ بلڈ ڈونیشن کیمپ کے حوالے سے مینجنگ کمیٹی کے سیکریٹری نے بہت تعاون کیا۔ انہوں نے مستقبل میں بھی کیمپ منعقد کرنے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔

---

94 سالہ مذہبی اور سماجی کارکن انتقال کر گئے

پٹنہ سٹی (محمد نسیم)

وارڈ نمبر 63 کے ممتاز سماجی کارکن محمد خورشید حسن کی دادی انتقال کر گئیں۔ 94 سالہ ضعیفہ خاتون بہت مذہبی اور ملنسار تھیں۔ دوسروں کی مدد کرنے میں وہ ہمیشہ آگے رہتی تھیں۔ انہوں نے اپنے پیچھے چار بیٹیاں اور ایک بیٹا قاضی سید منیر الدین احمد چھوڑا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ سال 2021 میں کل پانچ بیٹیوں میں سے ایک بیٹی کی کورونا سے موت ہوئی، انہوں نے اپنے پیچھے پوتے اور پانچ پوتیاں چھوڑی ہیں۔ انہیں اتوار کی سہ پہر مغل پورہ کے علاقے گلشن حیدری میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبل ازیں نماز جنازہ کشمیری کوٹھی شاہ ریاض الرحمن صاحب پھاٹک واقع حسن اکیڈمی نون کا چوراہا میں ادا کی گئی۔ جہاں منگل تالاب خانقاہ کے سجادہ نشین مس بہا الحق عمادی نے نماز پڑھائی۔ موقع پر سید شمیم الدین منعمی، سجادہ نشین آف مٹن گھاٹ خانقاہ، نواسے سید عرشان حسن، سید حذیفہ، حسنین سمیت درجنوں افراد نے شرکت کی۔ پوتے سید محمد خورشید حسن نے بتایا کہ ہر منگل کو بعد نماز فجر قرآن خوانی کا اہتمام کیا جائے گا۔

قاری امان اللہ کا مثالی نکاح علاقے کے لئے ایک نمونہ: مفتی محمد اطہر القاسمی

ارریہ:- (مشتاق احمد صدیقی) گزشتہ کل بعد نماز مغرب ضلع ارریہ کی مشہور بستی جھوا ہلاسی میں ایک سنہری تاریخ رقم کی گئی جب شاعر بیماثل مداح رسول جناب قاری قمر الزماں قمر نعمانی نے اپنے اکلوتے فرزند ارجمند عزیزم قاری امان اللہ قمر ثانی کا عقد مسنون معاشرہ میں رائج رسم و رواج اور بدعات و خرافات سے ہٹ کر منعقد کر کے علاقے کے مسلمانوں کے لئے ایک خوبصورت مثال پیش کیا۔ انہوں نے آسان و مسنون نکاح کی تحریری و تقریری مہم کو عملی جامہ پہناتے ہوئے لین دین، جوڑے گھوڑے اور لمبی چوڑی مہر تو دور بغیر بارات کے ہی نکاح کا عملی نمونہ پیش کیا۔ اس موقع سے انہوں نے شادی ہال اور بھوج بھات کے پنڈال کی جگہ آسان و مسنون نکاح کی ترغیب کے لئے ایک عظیم الشان اجلاس عام کا انعقاد کرتے ہوئے معزز علماء کرام کو مدعو کیا اور مسلمانوں کو نکاح کی سنت و شریعت اور اس سلسلے کی نبوی ہدایات و تعلیمات سے روشناس کرایا جس میں کثیر تعداد میں گاؤں سماج کے مسلمان شریک ہوئے اور سبھوں نے دولہے دولہن کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے اپنے بال بچوں اور متعلقین کا رشتہ نکاح اسی نہج پر کرنے کا عہد و پیمان کیا۔ بعد نماز مغرب نکاح کے وکیل مولانا داؤد نعمانی جھوا ہلاسی، مہمان خصوصی مفتی محمد اطہر القاسمی، لڑکے کے چچا مولانا نور الزماں ندوی، دوست حافظ محمد محسن، دونوں بہنوئی اور والد ماجد قاری قمر الزماں قمر نعمانی کے ہمراہ ایک سات نفری جماعت کے ساتھ ہونہار بیٹے اپنے پرانے کپڑے پر ہی گاؤں کے ڈیلر عبدالرشید صاحب کے دولت کدہ پر پیدل حاضر ہو گئے اور امام جامع مسجد قاری مرسلین کی رہنمائی میں مفتی محمد اطہر القاسمی نے ڈیلر صاحب کی دختر نیک اختر کے ہمراہ مہر فاطمی کے عوض ایجاب و قبول کرایا اور پھر سب جلسے کا حصہ بن گئے۔ اجلاس کی صدارت کا تاج مسجد دہلی کے امام و خطیب مفتی نسیم الدین صاحب قاسمی نے اجلاس کی صدارت کی اور مولانا داؤد نعمانی نے نظامت کے فرائض انجام دیے۔ اجلاس کا آغاز قاری مرسلین صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا اور مداح رسول ماسٹر ابوالبشر فیضانی ذہبی نے اپنی مترنم آواز میں مدحتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سامعین کو خوب محظوظ کیا ساتھ ہی تقریب کی مناسبت سے سہرے کا

شاندار کلام پڑھتے ہوئے خوب خوب داد و تحسین وصول کیا۔ اجلاس سے مولانا محمد شاہد رحمانی قاسمی ناظم الجامعۃ الفاروقیہ ارریہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نکاح ایک عبادت ہے اسے عبادت ہی کی طرح کرنا چاہیے جس طریقے سے ہم نماز اور روزے کو اس کے مطابق ادا کرتے ہیں اسی طریقے سے نکاح کو بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق کرنا چاہیے اس میں تاخیر کرنا مناسب نہیں ہے۔ حضرت مولانا مفتی محمد نسیم الدین صاحب قاسمی نے فرمایا کہ شریعت نے تین کاموں میں جلدی کرنے کا حکم دیا ہے ان میں سے ایک نکاح ہے جس میں بلاوجہ تاخیر نہیں کرنی چاہیے جہیز کے رسم و رواج سے معاشرہ کو پاک رکھنا چاہیے اور نکاح کو آسان بنانا چاہیے ورنہ زنا عام ہوتا چلا جائے گا اور مسلمان بچیاں مرتد ہوتی چلی جائیں گی۔ انہوں نے قاری قمر الزماں صاحب کے ساتھ جمعیت علماء ارریہ اور اس کے جنرل سکریٹری مفتی محمد اطہر القاسمی کو بھی مبارکباد پیش کی اور کہا کہ آپ حضرات نے یہاں ارریہ میں آسان و مسنون نکاح کی جو مہم چلا رکھی ہے اس سے سماج میں مثبت تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں اور آج کا یہ نکاح بلاشبہ اس کی تازہ اور عملی تصویر ہے۔ اخیر

میں مہمان خصوصی حضرت مولانا مفتی محمد اطہر القاسمی نے پون گھنٹے کے اپنے جذباتی خطاب میں قاری قمر الزماں قمر نعمانی اور ان کے لخت جگر حافظ امان اللہ قمر ثانی کے ساتھ جملہ متعلقین کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہوئے اس نکاح کو جھوا ہلاسی کے ساتھ علاقے کے مسلمانوں کے لئے ایک مثالی نمونہ قرار دیا اور کہا کہ بولنا اور کہنا بہت آسان ہے لیکن وقت آنے پر کر گزرنا بہت مشکل امر ہے، قاری صاحب نے آج ثابت کر دیا کہ انسان اگر پختہ عزم اور ارادہ کر لے تو سب کچھ آسان ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلم سماج طے کر لے کہ ہمیں نکاح کے مقدس عمل کو سنت و شریعت کے دائرے میں انجام دینا ہے اور اس سلسلے کے تمام تر لوازمات مطالبات اور نفسانی خواہشات کو اپنی ٹھوکروں سے کچل کر اپنے حبیب جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت و شریعت کو زندہ کرنا ہے تو آدمی اس دنیا میں بھی بے شمار مسائل و مشکلات سے محفوظ رہ جائے گا اور آخرت میں بھی سو شہیدوں کے اجر و ثواب کا مستحق بن جائے گا۔ انہوں نے سامعین سے عہد کروایا کہ نکاح کو آسان بنائیں گے، بیجا رسم و رواج کو توڑیں گے، خاص طور پر نقد رقم کا مطالبہ، سامان جہیز کی فرمائش، منگنی، ہلدی، بارات، لمبی چوڑی مہر اور لڑکی والوں کے گھر زبردستی کا کھانا جیسے ہندوانہ و مشرکانہ اعمال سے پرہیز کریں گے، نکاح میں آتش بازی، پٹاخے، گانے، بینڈ باجے، ویڈیو گرافی اور کھیل تماشے سے بچیں گے اور سادگی کے ساتھ مسجد یا دینی مجلس میں نکاح کی تقریب منعقد کریں گے ان شاء اللہ۔ قاری قمر الزماں صاحب نے اس خصوصی اجلاس میں آنے والے تمام حضرات کا شکریہ ادا کیا اور صدر محترم کی دعا کے ذریعے سے پروگرام کا اختتام ہوا۔ نوعروس جوڑے کو مبارکباد پیش کرنے والوں میں بطور خاص ماسٹر محمد جاوید، مکھیا شعیب عالم، ماسٹر جعفر رحمانی، سمیتی سرور، ماسٹر محمد شاہد، ماسٹر محمد نوشاد رحمانی، مشتاق احمد، محمد مشکور، پیٹر کار وزیر احمد، محمود انصاری، محمد شمیم، محمد نعیم، محمد ظہور عالم قابل ذکر ہیں۔

دوران چیکنگ کار سے اسلحہ برآمد، تین گرفتار

(بہار شریف محمد آفتاب) گاڑیوں کی چیکنگ مہم کے دوران نالندہ پولس نے بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ ہفتہ کی صبح سوہسرائے تھانہ علاقے کے چوراہے پر ایک کالے رنگ کی XUV کار کو روک کر تلاشی لی گئی۔ تفتیش کے دوران گاڑی میں سوار تینوں نوجوانوں سے اسلحہ، نقدی اور موبائل فون

ضبط کر لیے گئے۔ صدر کے ڈی ایس پی نور الحق نے بتایا کہ پولیس کو خفیہ اطلاع ملی تھی کہ کچھ جرائم پیشہ عناصر بڑی واردات کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ اس بنیاد پر گاڑیوں کی چیکنگ مہم چلائی گئی۔ دوران تفتیش مذکورہ گاڑی میں بیٹھے نوجوانوں سے ایک پستول، دو میگزین، ایک دیسی ساختہ پستول اور دس زندہ کارتوس برآمد ہوئے۔ ان سے دس ہزار نو سو پانچ روپے نقدی اور چار موبائل فون بھی برآمد ہوئے ہیں۔ گرفتار نوجوانوں میں نالندہ کے اسہاما کے رہنے والے پون کمار، گوپال گنج ضلع کے کچے کوٹ کے رہنے والے کشال پانڈے اور گیا کے مان پور کے رہنے والے یوراج ہیں۔ ڈی ایس پی نے بتایا کہ ابتدائی تفتیش میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ تینوں افراد چنڈی تھانہ علاقے میں ایک تنازعہ زمین پر قبضہ کرنے جا رہے تھے۔ چھاپہ مار ٹیم میں تھانہ انچارج راجنی، انسپکٹر منیش کمار، گوری شنکر ٹھاکر، پی ٹی سی ونیت کمار، سنیل کمار اور راج کمار شامل تھے۔

ایس پی کی کرائم میٹنگ میں سخت ہدایات، کہا امن و امان برقرار رکھنے کے لیے پولیس چوکس رہے، عوام کو جلد انصاف ملے

(بہار شریف محمد آفتاب) آئندہ انتخابات کے پیش نظر ضلع میں امن و امان برقرار رکھنے کے لیے پولیس کو ہر قیمت پر چوکس اور چوکس رہنے کی ضرورت ہے۔ کسی بھی جگہ کا ماحول خراب نہ ہونے کو یقینی بنانے کے لیے چھوٹے چھوٹے واقعات پر بھی فوری کارروائی کی جائے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ بھرت سونی نے یہ بات اتوار کو بہار شریف کے شاہد ہردیو بھون آڈیٹوریم میں منعقدہ کرائم سیمینار کے دوران کہی۔ ایس پی نے تمام سٹیشن سربراہوں کو ہدایت کی کہ وہ تھانے میں آنے والے لوگوں خصوصاً متاثرین کے ساتھ شائستگی اور دوستانہ انداز میں پیش آئیں۔ انہوں نے کہا کہ جرائم کے مقدمات کی تفتیش تیز رفتاری سے کی جائے تاکہ ملزمان کو بروقت سزا مل سکے اور متاثرین کو انصاف مل سکے۔ معلومات اکٹھی کرنے کے لیے چوکیداروں اور مقامی لوگوں سے رابطے میں رہیں، مشکوک سرگرمیوں پر نظر رکھیں اور ضرورت پڑنے پر سخت کارروائی کریں۔ پرامن اور منصفانہ انتخابات کے انعقاد کے لیے بدنام زمانہ ملزمان کی نشاندہی کر کے ان کے خلاف CCA (کرائم کنٹرول ایکٹ) کے تحت کارروائی کی جا رہی ہے۔ ایسے مجرموں کی نشاندہی کر کے انہیں دوسری جیلوں میں منتقل کیا جا رہا ہے تاکہ وہ کسی قسم کا خلل پیدا نہ کر سکیں۔ ناجائز شراب اور ریت کا کاروبار کرنے والوں پر نظر رکھی جائے اور جیل سے رہا ہونے والے مجرموں کی سرگرمیوں پر خصوصی توجہ دی جائے۔ گنجان آباد علاقوں میں وقتاً فوقتاً پولیس کا گشت بڑھایا جائے تاکہ جرائم پیشہ افراد پولیس سے خوفزدہ رہیں۔ تھانہ صدر خود ہائی وے پٹرولنگ اور نائٹ پٹرولنگ کا باقاعدگی سے جائزہ لیں۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ تھانے پہنچنے والا ہر شخص خود کو محفوظ محسوس کرے اور اسے بروقت انصاف ملے۔ پولیس کے کام کرنے کے انداز میں شفافیت اور حساسیت ہونی چاہیے، تاکہ عوام کا اعتماد برقرار رہے۔ اس موقع پر سرکل انسپکٹر رامشنکر سنگھ، چندر بھانو سنگھ کمار، تھانہ صدر راجگیر، شہنشاہ دیپک رنجیت کمار راحک، جتیندر رام، ابھیجیت کمار، امردیپ کمار، سکندر بند کنال کمار سنگھ، ریتو رنجن، چندن کمار، پون کمار، پنکج، اکھلیش جھا اور دیگر موجود تھے۔

سمستی پور: مزدور کا گولی مار کر قتل

سمستی پور، 15 جون (یو این آئی) بہار میں سمستی پور ضلع کے حسن پور تھانہ علاقے میں مجرموں نے ایک مزدور کو گولی مار کر قتل کر دیا۔ پولیس ذرائع نے اتوار کو یہاں بتایا کہ ضلع کے رام پور گاؤں کے رہنے والا مزدور چترنجن پاسوان (22) ہفتہ کی رات بازار میں کام کرنے کے بعد ایک دوسرے ساتھی کے ساتھ سائیکل پر گھر واپس آ رہا تھا۔ اس دوران مجرموں نے اسے رام پور ترشول چوک کے قریب گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ قتل کی وجہ فوری طور پر معلوم نہیں ہو سکی۔ لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے سمستی پور صدر اسپتال بھیج دیا گیا ہے۔ معاملے کی جانچ کی جا رہی ہے۔

گھریلو تنازعہ میں خاتون نے خودکشی کی

چھپرہ، 15 جون (یو این آئی) بہار میں سارن ضلع کے دریا پور تھانہ علاقے میں گھریلو تنازعہ میں ایک خاتون نے خودکشی کر لی ہے۔ پولیس ذرائع نے اتوار کو یہاں بتایا کہ راجا پور گاؤں باشندہ اجے مانجھی کی اہلیہ سریتا دیوی (32) نے گھریلو تنازعہ میں سنیچر کی دیر شام پھانسی لگا کر خودکشی کر لی۔ گھر والوں کو واقعے کا علم اس وقت ہوا جب وہ کافی دیر تک اپنے کمرے سے باہر نہیں آئی تو گھر والوں نے کھڑکی سے جھانکا تو اس کی لاش پھندے سے لٹکی ہوئی دیکھی۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچ گئی۔

آئین اور جمہوریت کو بچانے کے لیے بی جے پی جیسی فاشسٹ طاقتوں کو عبرتناک شکست دینا ضروری

مسوڑھی پٹنہ۔ آئین بچاؤ، جمہوریت بچاؤ، سی پی آئی (ایم ایل) کو ہر میدان میں مضبوط کرو، حکومت بدلو، بہار بدلو، بی جے پی جیسی فاشسٹ طاقت کو شکست دو۔ ان نعروں کے ساتھ سی پی آئی (ایم ایل) کی 12 ویں بلاک کانفرنس پیپڑی، آنجہانی مہندر پرساد چندراونشی مارکیٹ، کشن مانجھی آڈیٹوریم اور امیش پاسوان اسٹیج میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز سینئر رکن کامریڈ مہیندر پاسوان نے پرچم کشائی سے کیا۔ اس کے بعد پٹنہ ضلع کے مشہور نوجوان لیڈر پنچم مانجھی اور اس دوران فوت ہونے والے تمام پارٹی ممبران اور احمد آباد طیارہ حادثے میں جاں بحق ہونے والوں کی یاد میں دو منٹ کی خاموشی اختیار کی گئی۔ خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ اس کے بعد کانفرنس کی صدارت تین رکنی پریزیڈیم نے کی جس میں ورِیندر پرساد، کملا دیوی اور پرمود یادو شامل تھے۔ آئین اور جمہوریت کو بچانے کے لیے بی جے پی جیسی فاشسٹ طاقت کو عبرتناک شکست دینا ضروری ہے۔ 20 سال سے اقتدار میں رہنے والی ڈبل انجن والی حکومت کو بدلے بغیر بہار میں تبدیلی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ مذکورہ باتیں سی پی آئی (ایم ایل) نے دھنروا بلاک کی 12 ویں کانفرنس میں کہیں۔ پولٹ بیورو کے ممبر کم ڈسٹرکٹ سکریٹری کامریڈ امر نے افتتاحی تقریر کے دوران مذکورہ بات کہی۔ انہوں نے سماج کے ابھرتے ہوئے تمام طبقات کو منظم کرنے اور تحریک چلانے اور پارٹی کو ہر محاذ پر مضبوط کرنے کا عہد کیا۔ مسوڑھی کے دھرمن ہال میں 6-7 جولائی کو ہونے والی ضلعی کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لیے ضلعی کانفرنس کے نمائندوں کا انتخاب دو مرحلوں میں کرایا جا رہا ہے۔

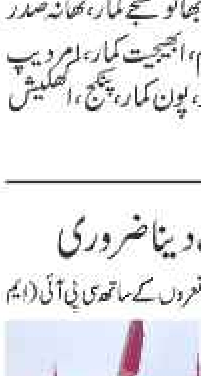

بہار انجمن معاشی طور پر کمزور بچوں کی مدد کرتی ہے: محمد فیض الدین

دربھنگہ:- (اصغر امام) بہار انجمن بہار اور جھارکھنڈ میں رہنے والے معاشی طور پر کمزور بچوں کی مدد کرنے کے لیے کام کرتی ہے اور منصوبہ بناتی ہے جو طلباء و طالبات مزید تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں، میٹرک کے بعد انہیں ڈپلومہ انجینئرنگ، پیرامیڈیکل کورس وغیرہ فراہم کرا کے اپنے پیروں پر کھڑے ہو جانے میں پوری تعاون کرتی ہے۔ بہار انجمن دمام خوبر چیپٹر کے سربراہ محمد فیض الدین نے یہ بات متھیلا انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی اینڈ میڈیکل سائنس کے اپنے ذاتی دورے کے دوران طلباء و طالبات سے ملاقات کے دوران کہی۔ اس موقع پر محمد فیض الدین کے ساتھ بہار انجمن دمام خوبر چیپٹر کور کمیٹی رکن باشندے پنچوبھ ضلع دربھنگہ محمد کلیم الدین کا شال اور یادگاری نشانات سے استقبال کیا گیا۔ محمد فیض الدین اور محمد کلیم الدین نے مشترکہ طور پر تمام اساتذہ سمرن میڈم، امت منڈل، اوم پرکاش، رگھوناتھ کمار اور سنٹر ہیڈ گوپی کشن سے تعلیمی معیار اور طلبہ و طالبات سے تفصیلی استفسار کیا۔ متھیلا انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی اینڈ میڈیکل سائنس کے ڈائریکٹر ایڈووکیٹ شاہد اطہر نے دونوں مہمانوں کا تہہ دل سے خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ بلاشبہ آپ لوگ معاشرے کی ترقی کے لیے بہت اچھا کام کر رہے ہیں جس کے لیے آپ مبارکباد کے مستحق ہیں۔

www.saharaexpressdaily.com saharaexpressranchi@gmail.com saharaexpress123@gmail.com saharaexpressnews@gmail.com

روزنامہ سہارا ایکسپریس رانچی

SAHARA EXPRESS,RANCHI

Urdu Daily Published From Ranchi,Patna & Delhi

RNI.NO.JHURD/2012/45029 Vol:14 Issue:159 16.06.2025 **MONDAY** Re.01 Page:08

جلد نمبر:14 شمارہ:۱۵۹/سوموار/۱۶/جون/۲۰۲۵ مطابق/۱۹/ذی الحجہ ۱۴۴۶ھ/ صفحات:08

Urdu Daily Published From Ranchi,Patna & Delhi

सहारा एक्सप्रेस को झारखण्ड में ज़रुरत है

DISTRICTS

1	Ranchi
2	Deoghar
3	Bokaro
4	Giridih
5	Koderma
6	Godda
7	Chatra
8	Dhanbad
9	Gharwha
10	Jamshedpur
11	Pakur
12	Latehar
13	Hazaribagh
14	Lohardaga
15	Palamu
16	Ramghar
17	Simdega
18	West Singhbhum
19	Sahebganj
20	Gumla
21	Khunti
22	Saraikela Kharsawan
23	Dumka
24	Jamtara

Reporter

&

Bureau Chief

saharaexpressranchi@gmail.com

Contact No 9334346898

www.saharaexpressdaily.com

روزنامہ سہارا ایکسپریس رانچی
www.saharaexpressdaily.com
No-1 SE
SAHARA EXPRESS
Monday 16.06.2025 Ranchi

روزنامہ سہارا ایکسپریس رانچی
SAHARA EXPRESS,RANCHI

ایران پر حملوں کے بعد اٹھنے والے سوال جن کے جواب اب تک نہیں مل پائے

اسرائیل کی جانب سے ایران پر حملوں کے بعد تہران کی جانب سے جوابی کارروائی کی گئی جس کے بعد سے اب تک دونوں ممالک ایک دوسرے پر حملے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اسرائیلی حکام کے مطابق اب تک ایرانی حملوں میں کم از کم 10 افراد ہلاک ہو چکے ہیں جبکہ ایرانی میڈیا کی خبروں کے مطابق اسرائیلی حملوں میں 128 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ تہران میں بی بی سی فارسی سے بات کرتے ہوئے مقامی شہریوں نے بتایا کہ وہ نہیں جانتے کہ اس وقت کیا کریں اور کیسے ردعمل دیں۔ ایک خاتون نے بی بی سی کو بتایا کہ وہ دو راتوں سے سو نہیں پائی ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ حالیہ صورت حال نے ان کو 1980 کی دہائی میں ہونے والی ایران عراق جنگ کی یاد دلائی ہے جب وہ بہت چھوٹی تھیں۔ انھیں یاد ہے کہ اس وقت بھی انھیں بمباری سے بچنے کے لیے پناہ گاہوں میں جانا پڑتا تھا۔ ’فرق یہ ہے کہ اس وقت جب حملہ ہوتا تھا تو سائرن بجتا تھا یا کم از کم پیشگی خبردار کر دیا جاتا تھا۔ لیکن اس بار ہونے والی بمباری سے پہلے کوئی سائرن نہیں بجتا، پیشگی خبردار نہیں کیا جاتا۔‘ ’ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے حکام کو ہماری جانوں کی پرواہ نہیں ہے۔‘ لیکن وہ لوگ جو ایران عراق جنگ کے بعد پیدا ہوئے، ان کے لیے یہ ایک ایسی صورت حال جس کا تجربہ وہ پہلی بار کر رہے ہیں۔ تہران میں انٹرنیٹ کی فراہمی بھی متاثر ہوئی ہے اور بی بی سی فارسی کے نامہ نگار کے مطابق ملک میں لوگوں کے لیے ایک دوسرے سے رابطہ قائم رکھنا بھی مشکل ہو رہا ہے۔ تہران کی ایک رہائشی خاتون نے بتایا کہ انھوں نے حملوں سے بچنے کے لیے شہر سے باہر جانے پر غور کیا۔ ’ہم چاہتے تھے کہ کسی چھوٹے شہر یا کسی دیہاتی علاقے میں چلے جائیں لیکن ہر کسی کے ایسے عزیز ہیں جنھیں چھوڑ کر نہیں جایا جا سکتا۔ ہمارے ساتھ یہ ناانصافی ہے، ایران کے لوگوں کے ساتھ۔‘ انھوں نے کہا کہ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ایرانی لوگ ’منجمد‘ ہو چکے ہیں۔ ایک اور شہری نے کہا کہ ’میں تہران کو نہیں چھوڑ سکتا۔ میں اپنے بوڑھے والدین کو نہیں چھوڑ سکتا جو زیادہ طویل سفر نہیں کر سکتے۔ اور مجھے کام پر بھی جانا ہوتا ہے۔ اب میں کیا کروں؟‘ ایران میں بہت سے لوگوں کو اسرائیلی فوج کی جانب سے بھی انتباہی پیغامات موصول ہو رہے ہیں جن میں ان سے کہا جا رہا ہے کہ وہ عسکری تنصیبات کے قریبی علاقوں کو خالی کر دیں۔ تہران میں رہنے والوں کے لیے یہ ایک پریشان کن صورت حال ہے۔ ایک شہری نے کہا کہ ’ہاں، میں نے ایسا پیغام دیکھا ہے لیکن ہمیں کیسے معلوم ہوگا کہ عسکری تنصیبات کہاں ہیں اور کہاں نہیں؟‘ واضح رہے کہ اسرائیلی وزیر اعظم نتن یاہو نے ایک بیان میں ایرانی عوام سے کہا تھا کہ وہ حکومت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں۔ تاہم اس وقت ایران میں لوگوں کے لیے اپنی حفاظت پہلی ترجیح ہے اور بی بی سی فارسی نامہ نگار کے مطابق ایسے شواہد نہیں دکھائی دیے کہ نتن یاہو کے پیغام کا لوگوں پر کسی قسم کا کوئی اثر ہوا ہے۔ تاہم ایران میں جس پیش رفت نے لوگوں کو چونکا دیا وہ رہائشی عمارات کی تباہی تھی۔ بی بی سی نامہ نگار کے مطابق عوام اور حکومت دونوں کو ہی اس کی توقع نہیں تھی۔ بہت سے ایرانیوں نے ملبے تلے دبے بچے کی ہلاکت یا گلی میں مٹی سے اٹے کھلونوں کے مناظر ایران اور عراق کی جنگ کے بعد نہیں دیکھے تھے، خصوصاً ایران کے دارالحکومت میں۔ تہران میں ہونے والے حملے کے بعد بہت سے لوگوں نے یہ سوال کیا کہ اصل میں کیا ہوا ہے اور کتنے بڑے پیمانے پر؟ یہ سوال بھی سب کے ذہنوں میں گردش کر رہا تھا کہ وہ خود کو اور اپنے خاندانوں کو کیسے بچا سکتے ہیں۔ ایرانی حکام یہ وضاحت دینے میں ناکام رہے ہیں کہ ملک کا فضائی دفاعی نظام اتنا غیر موثر کیوں تھا کہ چند گھنٹوں میں اسرائیل اہم اہداف کو نشانہ بنانے میں کامیاب ہوا۔ جمعہ اور ہفتے کے دن تک کسی ایرانی اعلیٰ عہدیدار کی جانب سے معلومات یا وضاحت فراہم نہیں کی گئیں جس سے لوگوں کو یہ بات سمجھ آ سکتی کہ وہ کیا کریں۔ بہت سے لوگ یہ سوال کر رہے تھے کہ کیا ان کا ملک اب جنگی صورت حال میں ہے۔ ایرانی ٹی وی پر نظر آنے والے تقریباً تمام حکام نے یہ تاثر دیا کہ جیسے ’کچھ بڑا‘ نہیں ہوا اور ان کا اصرار تھا کہ حالات کنٹرول میں ہیں اور تمام شہر محفوظ ہیں۔ حکام نے یہ وضاحت نہیں دی کہ اسرائیلی طیارے کیسے آزادانہ طور پر تہران اور دیگر شہروں تک پہنچنے میں کامیاب ہوئے۔ دوسری جانب ایران کے رہبر اعلیٰ کی جانب سے دو بیانات جاری ہونے کے بعد سرکاری پروگرامز میں ایک ’سخت انتقام‘ کی بات ہونے لگی تھی۔ اپنے ویڈیو پیغام میں آیت اللہ خامنہ ای نے اعلان کیا تھا کہ ’ایرانی افواج قوت سے صیہونی حکومت کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیں گی۔‘ جمعے کے دن ہی ایرانی بیلسٹک میزائل تل ابیب کی جانب داغے گئے اور ایرانی میڈیا نے یہ مناظر دکھانا شروع کر دیے تھے۔ ان مناظر کے ساتھ ساتھ ماہرین نے ٹی وی پر انٹرویوز میں دعویٰ کیا کہ کیسے ایرانی میزائلوں نے اسرائیلی فضائی دفاع کو ناکام بنایا اور ایک ’سبق آمیز ردعمل‘ دیا۔ اس طرح سے ’فتح کا بیانیہ‘ بنایا گیا اور تل ابیب میں بجنے والے سائرن کو ’خوف کی علامت‘ کے طور پر دکھایا گیا۔ دوسری جانب ایران میں نطنز، اصفہان اور فردو میں موجود فضائی اڈے اور جوہری تنصیبات پر اسرائیلی حملے بھی جاری تھے اور تہران پر ڈرون اڑ رہے تھے۔ کچھ لوگ پیٹرول کی تلاش میں نکلے جو شاید شہر سے نکلنا چاہتے تھے جبکہ دیگر تیل اور دیگر ضروریات زندگی کی اشیا خریدنے کی کوشش کر رہے تھے۔ چند ہی گھنٹوں بعد ایرانی وزیر داخلہ نے سرکاری میڈیا پر اعلان کیا کہ ’لوگ پرسکون رہیں، صرف سرکاری ذرائع پر اعتماد کریں، غیر ضروری سفر سے گریز کریں اور ایمرجنسی سروسز سے تعاون کریں۔‘ لیکن ان بیانات کو ایک مطالبے کے طور پر دیکھا گیا۔

”ہمارا معاشرہ! شاید کہ راکھ کے ڈھیر میں دبی کوئی چنگاری ابھی باقی ہے“

کسی بھی خطے میں رہنے والے افراد جب باہم مل جل کر رہتے ہیں تو ایک معاشرہ تشکیل دیتے ہیں۔ دنیا کے مختلف حصوں میں مختلف معاشرے قائم ہیں لیکن بنیادی طور پر ہم انہیں دو طرح سے تقسیم کر سکتے ہیں۔ ایک مذہب کے لحاظ سے اور دوسرے تعلیم و ترقی کے لحاظ سے۔ مذہبی لحاظ سے دیکھا جائے تو مسلم اور غیر مسلم معاشرے واضح طور پر ایک دوسرے سے مختلف نظر آتے ہیں۔ اسی طرح ترقی یافتہ معاشرے بھی ترقی پذیر معاشرے سے یکسر مختلف نظر آتے ہیں۔

قارئین محترم! اگر ہم اپنے معاشرے کی بات کریں تو الحمد اللہ ہم ایک ایسے معاشرے میں سانس لے رہے ہیں، جہاں کے رائج رسم و رواج اور قوانین انسانوں کے بنائے ہوئے نہیں ہیں بلکہ اللہ رب العالمین کے وضع کردہ ہیں، جو تمام کائنات کا اصل مالک ہے۔ مگر بدقسمتی سے ہم اسلام کے صرف نام لیوا ہیں، ہم اسلامی قوانین پر عمل پیرا نہیں ہیں، ہم اللہ کو تو مانتے ہیں مگر اللہ کی نہیں مانتے یہی وجہ ہے کہ ہم عملی طور پر لاقانونیت اور نفس پرستی کا شکار ہو کر رہ گئے ہیں۔ ہمارا معاشرہ اسلامی کہلانے کے باوجود بے اعتدالی اور افراط و تفریط کا شکار نظر آتا ہے۔ یہاں شخصی آزادی کے نام پر ہر فرد اپنی من مانی کرتا نظر آتا ہے اور اسلامی طرز فکر کو چھوڑ کر اپنی سوچ پر کاربند ہے۔ اس کے لئے اس کی اپنی ضروریات و مفادات، ملک کی ضروریات و مفادات سے زیادہ اہم ہے، یوں خرابیاں پھیلتی ہی جا رہی ہیں اور ہمارا نام نہاد اسلامی معاشرہ تیزی سے تنزلی کے طرف گامزن اور اخلاقی قدریں دم توڑ رہی ہیں۔ ایسی کون سی برائی ہے جو آج ہمارے معاشرے میں نہیں پائی جا رہی ہے؟ جن پر اقوام گذشتہ غضب الٰہی کا شکار ہوگئیں، ناپ تول میں کمی، ملاوٹ، چوری، سود، جھوٹ، رشوت، منافقت، زنا، عریانی، فحاشی، قتل و غارت غرض یہ کہ ہم اخلاق، معاشی اور سیاسی ہر اعتبار سے گراوٹ کا شکار ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اب ہمارے معاشرے کی اصلاح کیسے ہو؟ یاد رکھیں ”اصلاح معاشرہ“ اور ”معاشرہ سنوارتے“ کے موضوع پر سیمینار منعقد کرنے سے، اصلاحی کانفرنس کرنے سے یا پھر معاشرہ کو راہ راست پر لانے کیلئے جلسے کا انعقاد کرنے سے ہمارے اندر معاشرتی اقدار پیدا نہیں ہو سکے گیں اور نہ ہی میڈیا پر معاشی بگاڑ کا رونا رونے اور ایک دوسرے کو مورد الزام ٹھہرانے اور دست و گریباں ہونے سے کوئی نہیں سدھرے گا۔ آج ہمارے معاشرہ میں ناانصافی، حقوق نسواں سے روگردانی اور تمام قبیح افعال بلا جھجھک رائج ہیں، منبر و محراب سے اخوت و بھائی چارگی، انصاف، مساوات، ہمدردی، سماجی شعور اور فہم و فراست کے بجائے نفرت، تعصب، بغض، حسد، کینہ، عناد اور تنگ ذہنی کو شہ مل جاتی ہے۔

معاشرے میں سدھار ہرگز پیدا نہیں ہو سکتا جب تک کہ ہم اپنے فکر و عمل میں تبدیلی نہ لائینگے کیونکہ ہر ایک فرد دراصل معاشرے کی ہی اکائی ہے اور افراد کی خرابیوں نے ہی پورے سماج کو خراب کر رکھا ہے۔ لہذا ہم ایک ترقی یافتہ اور صحت مند معاشرے کے متمنی ہیں تو ہمیں پہلے اپنی خرابیوں سے نجات حاصل کرنا ہوگی۔ کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ معاشرے کے سدھار کیلئے ہم خود سے کوئی عملی اقدام نہیں کرتے، ہم ہر اچھے کام کی دوسروں کو نصیحت کر کے سمجھتے ہیں کہ ہمارا فرض پورا ہوگیا ہے اور اسی نصیحت پر خود عمل کرنا بھول جاتے ہیں۔ بہر حال اب سوال یہ ہے کہ ہم سب اپنی اصلاح کن اصول و قوانین کے تحت کریں؟ نہ تو ہم خود سے اپنے من پسند قوانین بنا کر معتدل معاشرہ ترتیب دے سکتے ہیں نہ خود جائز و ممنوع احکامات کو متعین کر سکتے ہیں اور نہ ہی کچھ اسلام اور مغربی افکار کو ملا جلا کر قوانین کا ملغوبہ بنا کر ایک بہتر معاشرے کا قیام عمل میں لا سکتے ہیں۔ اس لئے فلاح بس اسی میں ہے کہ ہم پورے پورے اسلام میں داخل ہو جائیں کیونکہ جب ہم اللہ کے نام لیوا ہیں تو اللہ کی مان لینے میں ہی عافیت اور سلامتی ہے۔ اسلام اپنے ماننے والوں کو سیدھی سادی اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ جھوٹ بولنے والا، ملاوٹ کرنے والا، کم تولنے والا، ذخیرہ اندوزی کرنے والا، دھوکہ دہی کرنے والا، حق تلفی کرنے والا اور اپنے مسلمان بھائی پر ہتھیار اٹھانے والا مسلمان کہلانے کا حقدار نہیں ہے۔ تاریخ بھی اس بات پر گواہ ہے کہ جب مسلمانوں میں یہ سب برائیاں نہیں تھی تو وہ اپنے عہد کے سپر پاور سمجھے جاتے تھے لیکن آج ہمارا معاشرہ زبوں حالی کا شکار ہے، ہر شخص اپنے حال سے پریشان اور مستقبل سے خوف زدہ نظر آتا ہے، ظلم، حق تلفی اور استحصال کا رونا روتے نظر آتا ہے، مگر شاید کہ راکھ کے ڈھیر میں دبی کوئی چنگاری ابھی باقی ہے، تن مردہ میں زندگی کی رمق باقی ہے، اس لئے اگر ہم واقع اصلاح حال کے خواہش مند ہیں تو اللہ کی رسی کو تھام کر ہی تباہی کے گڑھے سے نکلا جا سکتا ہے اور اس کے لئے سب سے پہلے ہمیں خود میں بہتری لانے کی کوشش کرنی ہوگی، جب تک ہم خود بہتر نہیں ہونگے ہم دوسروں کو بہتر نہیں بنا سکتے۔ اگر ہم میں سے ہر شخص اپنی ذات کو بہتر بنانے کی کوشش میں لگ جائے تو ہمارا سارا معاشرہ بہتر ہو جائیگا، ہمارا کام معاشرے کی اصلاح کیلئے کوشش کرنا ہے، ہدایت دینا ہمارا کام نہیں وہ تو اللہ کا کام ہے۔ ہم میں سے ہر ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت دی ہے، کسی کے پاس کم ہے تو کسی کے پاس زیادہ، اب یہ ہم پر منحصر ہے کہ ہم اس صلاحیت کو کس طرح بروئے کار لا سکتے ہیں۔ معاشرے کی اصلاح کیلئے ہمیں اس سمجھداری اور دانشمندی سے کام لینا ہوگا، ہمیں خود سمجھنا ہوگا کہ ہمارے آس پاس کا ماحول کیا ہے اور ہمیں اس میں خود کو کس طرح ایڈجسٹ کرنا ہے۔ اس سے پہلے کہ ہمارا شمار بھی ان قوموں میں ہو جنہیں دنیا اقوام گذشتہ کے نام سے پہچانتی ہے اور جن کے کھنڈرات دنیا کیلئے محض عبرت کا نشان بن چکے ہیں۔ ہمیں خود اور پھر اپنے معاشرے کو بدلنا ہوگا، اس سے پہلے کہ وقت ہمارا محاسبہ کرے ہمیں خود اپنا محاسبہ کرنا ہوگا۔

قیصر محمود عراقی
کریگ اسٹریٹ، کمرہٹی، کولکاتا-۵۸
موبائل: 6291697668

مدارس اسلامیہ اور عصری تقاضے

ڈاکٹر سراج الدین ندوی
ناظم جامعۃ الفیصل، تاج پور بجنور
9897334419

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ دین اسلام کے تحفظ و بقا، مسلمانوں کی تعلیمی ترقی، ملک سے جہالت دور کرنے اور ہندوستان کی آزادی میں مدارس اسلامیہ اور علماء کا اہم رول رہا ہے۔ جو اپنے وقت کے تقاضوں کو پورا کرنے میں بھی مدارس نے بڑا رول ادا کیا ہے۔ دارالعلوم دیوبند کا جب قیام عمل میں آیا تو اس میں ہندی اور سنسکرت پڑھانے کے لیے ایک پنڈت کا بھی تقرر کیا گیا تھا۔ جب تحریک آزادی دم توڑ گئی اور ہندوستان پر انگریزوں کا تسلط پوری طرح قائم ہو گیا اور مجاہدین آزادی، سید احمد بریلوی، سید اسماعیل شہید اور ان کے بہت سے ساتھی بالاکوٹ میں شہید کر دیے گئے اور ان کی برپا کی ہوئی تحریک آزادی بارآور نہ ہو سکی تو اس تحریک آزادی کے جو باقیات الصالحات تھے جن میں مولانا محمد قاسم نانوتویؒ سرفہرست ہیں، انھوں نے انگریزی تسلط کے بعد اسلامی علوم، اسلامی تہذیب و ثقافت اور اسلامی تمدن کی بقا و تحفظ کی یہ سبیل نکالی کہ مسلمانوں کو اب دینی تعلیم کے ذریعہ ان کی تہذیب و ثقافت کو زندہ رکھا جائے، اس بنیاد پر دارالعلوم دیوبند کا قیام عمل میں آیا تھا۔ جب دوبارہ تحریک آزادی شروع ہوئی تو دارالعلوم نے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ یہ اب سے ڈیڑھ سو سال پہلے کی بات ہے۔ اس وقت کا تقاضا یہی تھا۔

جب انگریزوں کے خلاف تحریک موالات (جو مہاتما گاندھی، مولانا ابوالکلام آزادؒ، مولانا حسین احمد مدنیؒ وغیرہم نے شروع کی تھی۔) نے زور پکڑا تو مسلمان اس میں پیش پیش تھے، چنانچہ ان کے ملبوسات، ان کی مصنوعات اور ان کی زبان کا بائیکاٹ کیا گیا اور علماء نے فتوے دیے کہ ان کی زبان سیکھنا، بولنا، ان کا لباس پہننا، اور ان کے اطوار اپنانا یہ سب چیزیں حرام ہیں۔ لیکن یہ فتویٰ وقتی طور پر تھا۔ ہندوستان آزاد ہونے کے بعد اس فتوی اور اس تحریک کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی تھی، اس لیے کہ انگریز ملک چھوڑ کر جا چکے تھے۔ علماء کو چاہئے تھا کہ آزادی کے بعد وہ اس فتویٰ کو درکنار کر دیتے اور اپنے مدارس میں انگریزی، ہندی، سائنس اور دیگر عصری تعلیم کو شروع کر دیتے اور ان علوم کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لیتے۔ لیکن وہ اسی فتوے پر عمل کرتے رہے۔ اس کا انجام یہ ہوا کہ مسلمان عصری علوم کو حاصل نہ کر سکے اور ان کا بڑا طبقہ حالات سے ہم آہنگ نہ ہو سکا۔

ظاہر ہے ہم علوم کو اسلامی اور غیر اسلامی میں تقسیم نہیں کر سکتے، یہ ایک غیر متجزی چیز ہے۔ نبیؐ کے قول کے مطابق علم اور حکمت مسلمان کی گم شدہ چیز ہے جہاں پائے اسے حاصل کرے۔ اللہ کے رسولؐ نے تو ان مشرکین سے اپنے بچوں کو علم حاصل کرایا جو اسلام کو مٹانے اور مدینہ کی اینٹ سے اینٹ بجانے کے لیے مکہ سے فوج لے کر آئے تھے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ آپؐ نے غزوہ بدر کے قیدیوں سے مسلمانوں کو تعلیم دلائی تھی۔ علم کو ہم اسلامی اور غیر اسلامی خانوں میں تقسیم نہیں کر سکتے، ہر نافع علم حاصل کرنا مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کیوں کہ ملت اسلامیہ کی دینی ذمہ داری ہے کہ وہ دوسروں کو نفع پہنچائے۔ چنانچہ اللہ کے رسولؐ نے ایسے علم سے پناہ مانگی ہے جو انسانوں کو نفع نہ پہنچائے۔ (وعلم لا ینفع) اس کا الزامی نتیجہ یہ ہے کہ ہم وہ علم حاصل کریں جو انسانیت کے لیے نفع بخش ہو۔ چنانچہ ہمارے سلف صالحین نے علم بناتات، علم ادویات، علم فلکیات میں اہم خدمات انجام دیں اور ہر وہ علم حاصل کیا جو نفع بخش تھا۔ ہمارے مدارس کو یہ چاہئے تھا کہ وہ اپنے یہاں علوم نافعہ کا بھی اہتمام کرتے اور ایک توزن کے ساتھ اسلامی و عصری علوم پڑھاتے۔ اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ہم ایک سطح تک تمام علوم کو ایک ساتھ پڑھائیں، جیسے موجودہ نصاب میں ہائی اسکول تک تمام بچوں کو یکساں علوم پڑھائے جاتے ہیں، اس کے بعد کوئی انجینئرنگ میں جاتا ہے، کوئی طب میں جاتا ہے کوئی ادب میں جاتا ہے۔ لیکن دسویں تک تمام بچوں کو جملہ علوم پڑھانے ضروری ہیں۔ اگر ہمارے علماء بھی یہ فیصلہ کرتے کہ ہم دسویں کلاس تک ہر بچہ کو تمام علوم پڑھائیں گے تو بہتر ہوتا۔ اس کے بعد بچے اپنی استعداد و صلاحیت اور دلچسپی کے مطابق کسی تعلیمی شعبہ کا انتخاب کرتے، ان شعبوں میں ایک عالمیت کا شعبہ بھی ہوتا اور بعض طلبہ عالمیت و فضیلت کرتے۔ مگر وہ ہائی اسکول تک سارے علوم پڑھتے، آج ہمارے علماء کو یہ وقت پیش آتی ہے کہ وہ انگریزی میں ایک فارم تک نہیں بھر پاتے، انھیں یہ وقت پیش نہ آتی اور نہ وہ احساس کمتری کا شکار ہوتے۔ ان کے پاس ضروریات زندگی کے لیے انگریزی، ہندی، سائنس کی بھی تعلیم ہوتی اور باقی علوم دینیہ میں بھی ان کو مہارت حاصل ہوتی۔ اسی طرح فارسی اس وقت پڑھائی جاتی تھی جب وہ سرکاری زبان تھی، لیکن اب چونکہ ہندی سرکاری زبان ہے اور انگریزی بین الاقوامی زبان ہے تو عربی کے ساتھ ساتھ انھیں پڑھایا جانا چاہئے، ان دونوں زبانوں کے بغیر ایسا لگتا ہے کہ ہم پڑھے لکھے نہیں ہیں۔

مدرسہ کے قیام میں سب سے پہلے ہم یہ کرتے کہ سوسائٹی ایکٹ یا ٹرسٹ کے تحت مدرسہ کی ایک سوسائٹی یا ٹرسٹ رجسٹرڈ کرا لیتے۔ اسی طرح مدرسہ قائم کرتے وقت زمین کے کاغذات تحصیل سے رجسٹرڈ کراتے، اس کا 143 حاصل کرتے، اسی طرح ہم NOS حاصل کرتے، یعنی مختلف سرکاری اداروں سے یہ سرٹیفکیٹ حاصل کرتے کہ مدرسہ کی تعمیرات قانون کے مطابق ہیں اور انھیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے، اسی طرح ہم بلڈنگ بنانے سے پہلے نقشہ پاس کرا لیتے اور بلڈنگ کوڈ حاصل کرتے، اسی طرح ہم 12a اور 80 g حاصل کرتے۔ 12a کا مطلب ہے کہ ہم ڈونیشن اور چندہ لینے کے مجاز ہیں، اور 80g کا مطلب ہے کہ جو فرد یا ادارہ ہمیں چندہ دیتا ہے تو اس کو اس کی وہ رقم ٹیکس سے مستثنیٰ ہوتی ہے۔ اس کا ایک فائدہ یہ ہوتا کہ ہمیں کسی ادارے سے یا کمپنی سے بڑا تعاون بھی مل سکتا تھا۔ پھر ہم مائناریٹی اسٹیٹس لیتے، اس طرح ہمارا ادارہ اقلیتی ادارہ ہوتا اور ہم انتظامی امور میں بڑی حد تک آزاد ہوتے۔ اسی طرح ہمارے مدارس شروع سے ہی نظم و انصرام اور مالیات میں شفافیت کا اہتمام کرتے، ہر آمدنی کی رسید، ہر خرچ کا واؤچر بنایا جاتا۔ سالانہ بجٹ بنایا جاتا، اس کے مطابق خرچ کیا جاتا، اکاؤنٹس کی جو ضروریات ہیں ان کا خیال رکھا جاتا، ڈے بک، کیش بک اور لیجر کا استعمال کیا جاتا، سالانہ حسابات آڈٹ کرائے جاتے، ظاہر ہے دین اسلام کے خلاف کوئی عمل نہیں ہے، بلکہ نظم و انصرام کا تقاضا ہے۔

اگر ہمیں بیرون ملک سے تعاون حاصل کرنا ہوتا تو ہم F C R A(Foreign ContributionRegulation Act) حاصل کرتے۔ اس کے تحت ہم بیرون ملک سے قانونی طور پر چندہ لے سکتے ہیں۔ اگر ہم ضروری دستاویزات رکھیں اور حسابات میں بھی شفافیت رکھیں۔ تو ہم اپنی مرضی کے مطابق نصاب تعلیم متعین کر سکتے ہیں اور نظم بھی اپنی ضرورت کے مطابق بنا سکتے ہیں، البتہ ہمیں قانونی طور پر اپ ڈیٹ رہنا چاہیے۔

اسی طرح ہمارے پاس تعلیمی اداروں سے متعلق ضروری رجسٹر اور فائلیں ہونا چاہئیں، مثلاً طلبہ کا داخلہ رجسٹر، طلبہ کا حاضری رجسٹر، ان کی ٹی سی فائل، اساتذہ کے تقرر کی فائل، ان کا حاضری رجسٹر، اسٹاک رجسٹر، وزیٹرس رجسٹر، معائنہ رجسٹر وغیرہ۔ اسی طرح ہمارے مدارس میں ایک اچھی لائبریری ہو، اس میں طلبہ کی تعلیمی ضروریات کے پیش نظر کتابیں ہوں، اسی کے ساتھ زندگی کے مختلف موضوعات اور علوم و فنون سے متعلق چندہ کتابیں ہوں، فن وار اندراج رجسٹر ہو، مطالعہ کرنے والوں کے لیے ایشو رجسٹر ہو۔

ٹرسٹ یا سوسائٹی کے بائیلاز کے مطابق ادارہ چلایا جائے، حسب دستور ٹرسٹ یا سوسائٹی کے اراکین کی میٹنگ ہونا چاہئے، پندرہ دن پہلے میٹنگ کا ایجنڈا جاری کیا جائے، میٹنگ کے منٹس تحریر کیے جائیں، اس کی روداد لکھی جائے، فیصلے ضبط تحریر میں لائے جائیں، ان کی توثیق چیرمین سے کرائی جائے، اگلی میٹنگ میں پچھلی میٹنگ میں لیے گئے فیصلوں پر عمل درآمد کی رپورٹ پیش کی جائے اور مجلس سے توثیقی دستخط لیے جائیں، یعنی سوسائٹی اور ٹرسٹ کے جو اصول و ضوابط ہوں ان کے مطابق ہی انھیں چلایا جائے۔ تو ان شاء اللہ بہتر نتائج برآمد ہوں گے۔

سب سے اہم اور آخری بات یہ ہے کہ ہم طلبہ کو ایک ویژن دیں، انھیں ایک بلند مقصد زندگی دیں، ہمارے طلبہ صرف کتابیں پڑھتے ہیں۔ ہم انھیں بتائیں کہ زندگی میں انقلاب کیسے لایا جاتا ہے، سیادت و قیادت کے کیا اوصاف ہیں۔ گویا کہ ہم قائد پیدا کریں، آج زیادہ تر مدارس فارغین پیدا کر رہے ہیں، ہمیں فارغین کے بجائے علماء و قائدین پیدا کرنا چاہئے تھے۔ اگر ہم ایسا کرتے تو علامہ اقبالؒ کو یہ نہ کہنا پڑتا:

اٹھا میں مدرسہ و خانقاہ سے غم ناک
نہ زندگی، نہ محبت، نہ معرفت، نہ نگاہ

ہماری خانقاہیں بھی اور خانقاہی نظام بھی عصر حاضر کے تقاضوں کو سمجھتے ہوئے اپنے عقیدت مندوں کی تربیت کا ایسا نظم کرتا کہ وہ معاشرہ کی ضروریات کا ادراک کرتے ہوئے ملت اسلامیہ کی قیادت کر سکتے۔ ہم تصوف اور نظام تزکیہ کے ذریعہ بھی معاشرے میں بڑی تبدیلی لا سکتے ہیں جیسا کہ ہمارے بزرگوں نے اپنے اپنے وقت کے تقاضوں کے پیش نظر بڑی بڑی تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔

نظامِ حکومت اور مودی حکومت کے گیارہ سال

حافظ افتخار احمد قادری

انسان ایک معاشرتی مخلوق ہے جو تنہا زندگی گزارنے کے قابل نہیں۔ جب لوگ مل کر کسی مخصوص علاقے میں زندگی بسر کرنے لگتے ہیں تو ان کے درمیان تعلقات و معاملات، لین دین، فیصلے اور اختلافات پیدا ہوتے ہیں۔ ان تعلقات کو منظم رکھنے اور زندگی کے مختلف شعبوں میں نظم و ضبط قائم رکھنے کے لئے کسی ایسے نظام کی ضرورت پیش آتی ہے جو قانون نافذ کرے، فیصلے صادر کرے، امن و امان قائم رکھے اور تمام لوگوں کے حقوق کا تحفظ کرے۔ یہی نظام "حکومت" کہلاتا ہے۔ حکومت ایک ایسا ادارہ ہے جو ریاست میں اقتدار اعلیٰ کا حامل اور عوام کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرتا ہے۔ "حکومت" عربی زبان کا لفظ ہے جو "حکم" سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں "فیصلہ کرنا" "اقتدار" یا "فرمان جاری کرنا"۔ اصطلاح میں حکومت سے مراد وہ ادارہ ہے جو کسی ریاست کے اندر اختیارات رکھتا ہو، عوام کے لئے قوانین بناتا ہو، ان پر عمل درآمد کراتا ہو، انصاف فراہم کرتا ہو اور ریاستی نظم و نسق کو برقرار رکھتا ہو۔ حکومت عوامی معاملات کو منظم کرتی ہے اور ریاست کے تمام ادارے اسی کے زیر نگرانی کام کرتے ہیں۔ حکومت کے بغیر کوئی بھی ریاست قائم نہیں رہ سکتی کیونکہ حکومت قوانین بناتی ہے اور ان پر عمل درآمد کرواتی ہے تاکہ ہر شہری کی آزادی اور حق محفوظ رہے۔ حکومت ہی کے تحت پولیس، فوج اور دیگر حفاظتی ادارے کام کرتے ہیں جو ملک کے اندر اور بیرون ملک سے آنے والے خطرات کا مقابلہ کرتے ہیں۔ حکومت ٹیکس جمع کرتی ہے، بجٹ بناتی ہے، ترقیاتی منصوبے شروع کرتی ہے اور روزگار کے مواقع فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ عوام کو تعلیم، صحت، پانی، بجلی، سڑکیں اور دیگر بنیادی سہولیات بھی فراہم کرتی ہے۔ کسی بھی حکومت کو موثر طریقے سے چلانے کے لئے اس کے چند اہم اجزاء ہوتے ہیں انہیں میں سے ایک ادارہ مقننہ بھی ہے جو قوانین بناتا ہے۔ مثال کے طور پر قومی اسمبلی، صوبائی اسمبلی۔ دوسرا ادارہ ہے جو قوانین پر عمل درآمد کرواتا ہے۔ مثلاً: صدر، وزیر اعظم، وزراء، بیوروکریسی وغیرہ۔ تیسرا ادارہ عدلیہ ہے جو قانون کی تشریح اور انصاف فراہم کرتا ہے۔ جیسے عدالتیں۔

دنیا میں مختلف ممالک میں مختلف اقسام کی حکومتیں رائج ہیں جیسے جمہوری حکومت یہ ایک ایسی حکومت ہے جس میں عوام کو اپنے نمائندے منتخب کرنے کا حق، ہر فرد کو ووٹ ڈالنے کا حق حاصل ہوتا ہے۔ اس جمہوریت میں طاقت کا اصل سرچشمہ عوام ہوتے ہیں۔ دوسرا آمریت اس میں تمام اختیارات ایک شخص یا گروہ کے پاس ہوتے ہیں جو طاقت کے زور پر اقتدار حاصل کرتا ہے۔ عوام کی رائے کو زیادہ اہمیت نہیں دی جاتی۔ تیسرا

بادشاہت یہ ایسی حکومت ہے جہاں اقتدار موروثی طور پر منتقل ہوتا ہے یعنی بادشاہ یا ملکہ حکمرانی کرتا ہے۔ یہ مطلق العنان بھی ہوسکتی ہے اور آئینی بھی۔ چوتھی آئینی حکومت یہ ایسی حکومت ہے جو کسی تحریری یا غیر تحریری آئین کے تحت چلتی ہے۔ اس میں حکمران کے اختیارات محدود ہوتے ہیں اور وہ قانون کے تابع ہوتا ہے۔ پانچویں مثالی حکومت۔ مثالی حکومت وہ ہوتی ہے جس میں شفاف یعنی عوامی امور کو صاف اور کھلے انداز میں چلایا جاتا ہے جو عوامی مسائل کو بروقت حل اور قانون کی بالادستی کو یقینی بناتے ہیں۔ جو اقلیتوں، خواتین، بچوں، مزدوروں اور تمام طبقات کے حقوق کا تحفظ کرتے ہیں۔ ملکی و بین الاقوامی سطح پر مثبت کردار ادا کرے۔

اسلامی تعلیمات کے مطابق حکومت کا بنیادی مقصد عدل و انصاف قائم کرنا، حقوق العباد کی ادائیگی کو یقینی بنانا، ظلم و ناانصافی کا خاتمہ کرنا اور عوام کی فلاح و بہبود کو یقینی بنانا ہے۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا قول ہے: "دریا کے کنارے اگر ایک کتا بھی بھوکا مرجائے تو عمر سے اس کے بارے میں سوال ہوگا۔" یہ اسلامی حکومت کا تصور پیش کرتا ہے کہ حکومت صرف انسانوں کی ہی نہیں بلکہ جانوروں کے حقوق کی بھی ذمہ دار ہے۔ حکومت کسی بھی ریاست کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ ایک منظم، شفاف، ذمہ دار اور بااختیار حکومت ہی عوام کو ان کے حقوق دلا سکتی ہے اور معاشرے میں عدل و انصاف قائم کرسکتی ہے۔ حکومت اگر اپنی ذمہ داریاں بخوبی نبھائے تو ایک خوشحال، پرامن اور ترقی یافتہ معاشرہ وجود میں آتا ہے۔ موجودہ دور میں حکومتوں کو نہ صرف ملکی بلکہ عالمی سطح پر بھی اہم فیصلے لینے ہوتے ہیں اس لئے ہر حکومت کا فرض ہے کہ وہ اپنی عوام کی فلاح و بہبود کو مقدم رکھے، قانون کی پاسداری کرے اور سماجی انصاف کو یقینی بنائے۔

اس وقت مرکز میں مودی حکومت اپنی کامیابی کے گیارہ سال کی تکمیل کے جشن میں لگی ہوئی ہے۔ لیکن اس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں ہونا چاہئے کہ اس حکومت کا تیسرا دور آغاز سے ہی ناکام نظر آرہا ہے۔ مودی حکومت نے گزشتہ دس سالوں میں کیا کارہائے نمایاں انجام دیے یہ بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں بلکہ اس دس سالہ دور حکومت میں ملک کو کمزور، لاچار اور عالمی سطح پر غیر موثر بنا دیا ہے۔ وزیر اعظم کا تیسرا دور شروع ہو چکا ہے مگر پہلے ہی سال میں کوئی نمایاں کامیابی نظر نہیں آئی بلکہ صرف سیٹوں کی سیاست تک محدود ہو کر رہ گئے ہیں۔ باقی سب وعدے اور منصوبے ادھورے رہ گئے۔ یہ سال بظاہر بے مثال قرار دیا جارہا ہے لیکن زمینی حقیقت کچھ اور ہے۔ گزشتہ دس سالوں میں ملک کی سمت اور حالت بگڑ چکی ہے۔ اس سال کئی خواتین بیوہ ہوگئیں مگر وزیر اعظم خاموش ہیں۔ سرحد پار کے خلاف کئی بار جنگ کے بیانات دیے گئے لیکن عملی اقدام کیا ہوا قارئین بخوبی جانتے ہیں۔ بلکہ یہ بھی کہا گیا کہ ستر سالوں میں ہندوستان نے کبھی اتنی بے بسی محسوس نہیں کی جتنی اب ہو رہی ہے۔ ملک چھوٹے چھوٹے ممالک کے سامنے جھک رہا ہے حتیٰ کہ کینیڈا کے آگے بھی۔ خارجہ پالیسی مکمل طور پر ناکام ہوچکی ہے۔ پاکستان کو چین، روس، ترکی، آذربائیجان، امریکہ، آئی ایم ایف اور ایشیائی ترقیاتی بینک کی حمایت حاصل ہوئی ہے لیکن ہندوستان اس کا موثر جواب دینے میں ناکام رہا۔ ماضی میں جب بھی سرحد پر کوئی گڑبڑ ہوتی اور ہندوستانی فوجیوں کی موت واقع ہوتی تو اس مرحلہ میں بی جے پی کے لوگ یہ دعویٰ کرتے کہ وہ ایک سر کے بدلے دس سر لے آئیں گے لیکن گزشتہ گیارہ سالوں کے دوران نہ جانے کتنی بار پاکستان، چین وغیرہ نے ہندوستانی فوجیوں پر حملہ کیا اور ان کی جانیں لیں لیکن ہندوستان کی طرف سے ان حملوں کا موثر جواب دینے کے لئے کوئی موثر حکمت عملی نہیں دیکھی گئی۔ بار بار یہ انکشاف کہ سیاسی مداخلت کے سبب ملک کے دفاعی نظام کو خطرے میں ڈالا جارہا ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ملک کی افواج کو کمزور کرنے کی کوشش باہر سے نہیں بلکہ اندر سے ہو رہی ہے۔ وہ لوگ جو اقتدار میں بڑے بڑے عہدوں پر بیٹھے ہیں وہ افواج کو جدید جنگی ہتھیارات اور ساز و سامان فراہم کرنے کے بجائے ان سودوں میں روڑے اٹکا رہے ہیں۔ اس کے باوجود عوام میں اس قدر ہوّا کھڑا کیا جاتا ہے کہ یہی اس ملک کے محافظ ہیں۔ یاد رکھیں کہ جھوٹ کی عمر زیادہ نہیں ہوتی، سچائی کبھی نہ کبھی سامنے آہی جاتی ہے۔ یکے بعد دیگرے ہر جھوٹ بے نقاب ہو رہا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس جھوٹ کو ملک کے عوام سمجھنے کی کوشش کریں اور وہ فیصلے لیں جو ملک کے مفاد میں ہوں۔

تیسری میعاد کے پہلے سال کی تکمیل پر حکمراں بھارتیہ جنتا پارٹی کے قومی صدر جے پی نڈا نے بلند و بانگ دعوے کرتے ہوئے اپنی حکومت کی گیارہ سالہ کارکردگی کا ذکر کیا۔ انہوں نے مودی حکومت کی حصولیابیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ گیارہ سالوں کے دوران ان کی حکومت نے آرٹیکل 370 منسوخ کیا، طلاق ثلاثہ کو کالعدم قرار دیا اور وقف قانون میں ترمیم کی۔ گیارہ سالہ رپورٹ کارڈ میں ایک مخصوص طبقہ کے آئینی و مذہبی حقوق اور آزادی سلب کرنے کو اگر مودی حکومت اپنا کارنامہ، کامیابی اور حصولیابی قرار دیتے ہوئے اس پر فخر کا اظہار کر رہی ہے تو یہ عیاں ہوجاتا ہے کہ اس کی ترجیحات کیا ہیں اور ملک و قوم کے جو اصل بنیادی مسائل ہیں ان پر حکمراں بھاجپا کی پالیسی کیا ہے؟ خدمت اور موثر حکمرانی کے لئے وقف گیارہ سال کے عنوان کے ساتھ بھاجپا صدر نڈا نے رپورٹ کارڈ پیش کیا۔ اسی رپورٹ میں کورونا جیسی مہلک وبا کے دوران اپنے شہریوں کو کورونا سے محفوظ رکھنے کے لئے حکومت کی ٹیکہ کاری مہم کو مودی حکومت اپنا کارنامہ قرار دے رہی ہے تو یہ سوال حق بجانب ہے کہ کورونا کی لہر کے دوران لاکھوں ہندوستانی شہریوں کی اموات اور ملک کی ایک ریاست سے دوسری ریاست سیکڑوں کلومیٹر کا پیدل سفر کرنے والے افراد کی مشکلات و مصائب اور مسائل پر قابو پانے میں ناکام کیوں ثابت ہوئی؟ ملک بھر کے اسپتالوں میں جب آکسیجن اور بستر کی اشد ضرورت تھی، ان مسائل پر بھی مودی حکومت قابو نہیں پاسکی محض آکسیجن کی کمی کے سبب ایسے ہزاروں مریض لقمہ اجل بن گئے جنہیں بہتر انتظامات کے ذریعہ موت سے محفوظ رکھا جاسکتا تھا۔ مرکز اور ملک کی مختلف ریاستوں میں بھارتیہ جنتا پارٹی کا گیارہ سالہ دور اقتدار ملک کے سب سے بڑے اقلیتی طبقہ مسلمانان ہند کے لئے بے حد آتش ثابت ہوا۔ ان گیارہ برسوں میں مسلمانوں کی خوراک پر پابندی عائد کی گئی، گائے بیل کے ذبیحہ پر پابندی کی مسلمانوں نے مخالفت نہیں کی کیونکہ مسلمانان ہند ہمیشہ قانون کی پاسداری کرتے رہے ہیں۔ گئو ہتھیا کے نام پر مسلمانوں کو اس وحشیانہ تشدد کا نشانہ بنایا جارہا ہے کہ اب تک درجنوں مسلمان جاں بحق ہوچکے ہیں۔ صرف گوشت کی حمل و نقل کے شبہ میں مسلمان تشدد کا نشانہ بنائے جارہے ہیں حالانکہ ماب لنچنگ پر سپریم کورٹ نے مرکز و ریاستوں کو سخت احکامات صادر کئے۔ اس کے باوجود مرکز کی مودی اور ریاستوں کی بھاجپا حکومتیں مسلم دشمن بھگوا دہشت گردوں پر لگام لگانے میں ناکام ثابت ہو رہی ہیں اور مرکزی حکومت ان پر لگام لگانے میں ناکام ثابت ہو رہی ہیں۔ حکومت گیارہ سالوں میں صرف مسلمانوں کو نشانہ بنانے کی کوشش کرتی رہی۔ اس نے مسلمانوں کی مذہبی، آئینی اور شہری آزادی پر قدغن لگانے کے لئے قانون سازی کا ہتھیار بھی استعمال کیا۔ بی جے پی صدر نڈا نے جب مودی حکومت کی گیارہ سالہ کارکردگی کا ذکر کیا تو انہیں ملک کو عالمی سطح پر شرمسار کرنے والے ان کرتوت کا بھی اعتراف کرنا چاہئے تھا۔ اس وقت ملک کی جو صورتحال ہے اسے پوری دنیا کے انصاف پسند تنقید کرتے ہوئے مودی حکومت سے سوال کر رہے ہیں۔ گزشتہ گیارہ برسوں میں امریکہ و یورپ کے متعدد ملک ہر برس مسلم مخالف جرائم اور نفرت انگیز معاملات پر اعداد و شمار کے ساتھ رپورٹس جاری کر رہے ہیں اس کے باوجود مودی حکومت ملک کی سیکولر شناخت پر کاری ضربیں لگا رہی ہیں۔ بی جے پی کے قومی صدر جے پی نڈا نے جب مودی حکومت کی گیارہ سالہ کارکردگی پر رپورٹ کارڈ پیش کیا تو اس کا فوری جواب کانگریس نے دیا۔ کانگریس سربراہ ملکارجن کھڑگے نے مودی حکومت کو آئینہ دکھاتے ہوئے کہا کہ بی جے پی کے گیارہ سالہ دور اقتدار میں ملک کی جمہوریت معیشت اور سماجی تانے بانے کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ معیشت کا حوالہ دیتے ہوئے کھڑگے نے کہا کہ مودی حکومت نے جی ڈی پی شرح ترقی کو 5-6 فیصد کی عادت ڈال دی جو یو پی اے کے دوران آٹھ فیصد اوسطاً ہوا کرتی تھی۔ اپوزیشن جماعتوں میں توڑ پھوڑ کا ذکر کرتے ہوئے کھڑگے نے کہا کہ مودی حکومت جمہوریت کمزور کر رہی ہے۔ اپوزیشن ریاستوں کے ساتھ سوتیلے سلوک پر بھی کھڑگے نے مودی حکومت کو ہدف تنقید بنایا۔ کانگریس سربراہ نے الزام عائد کیا کہ سماج میں نفرت، دھمکی اور خوف کا ماحول پھیلانے کی کوششیں لگاتار جاری ہیں۔ دلت، قبائلی، پسماندہ، اقلیت و کمزور طبقات کا استحصال مستقل بڑھ رہا ہے۔ کانگریس صدر نے یہ بھی کہا کہ منی پور کا نہ تھمنے والا تشدد بی جے پی کی حکومتی ناکامی کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ ملک میں بیروزگاری کی شرح میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ مہنگائی عام شہری کی زندگی اجیرن کر رہی ہے۔

اے عربو! جاگو، ورنہ تم میں سے ہر ایک برباد ہو جائے گا

تحریر: تنزیل صدیقی
(سماجی و فکری کالم نگار، ممبئی)

tanzilsiddiqui@gmail.com

"قوموں کی زندگی میں غفلت سب سے بڑی تباہی ہوتی ہے، اور اگر یہ غفلت دین سے ہو، تو اس کا انجام صرف سیاسی زوال نہیں بلکہ روحانی موت ہوتا ہے۔"

تاریخ گواہ ہے کہ عرب دنیا وہ سرزمین ہے جہاں سے انسانیت کو تاریکی سے روشنی کی طرف لے جانے والا پیغام بلند ہوا۔ مکہ و مدینہ وہ مقدس شہر جہاں سے قرآن نازل ہوا اور جہاں سے عدل، توحید، علم، اور قیادت کا پیغام عام ہوا۔ مگر آج وہی سرزمین خاموشی، بے حسی اور مصلحت کا شکار ہے۔

تیل کی دولت، مگر فکری افلاس

آج عرب ممالک دنیا کی توانائی معیشت میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ ان کے پاس دولت ہے، عالی شان عمارتیں ہیں، عالمی کاروباری روابط ہیں مگر جس چیز کا شدید فقدان ہے وہ ہے فکر، قیادت اور امت کی اجتماعی ذمہ داری کا شعور۔

ان کی مسجدیں روشن ہیں، مگر دل تاریک ہیں۔ قرآن لاکھوں کی تعداد میں چھپتا ہے، مگر اس کے پیغام کو حکمرانی یا پالیسی میں شامل کرنے کا تصور بھی ناپید ہے۔ تعمیرات بلند ہو رہی ہیں، مگر اخلاق اور علمی بنیادیں کمزور پڑ چکی ہیں۔

فلسطین، یمن، شام: خون کی پکار، عربوں کی خاموشی

جب فلسطین کے معصوم بچے صیہونی ظلم کا نشانہ بنتے ہیں،
جب یمن قحط اور جنگ سے تباہ ہوتا ہے،
جب شام ملبے میں دفن ہو رہا ہو
تب سوال یہ ہے: عرب قیادت کہاں ہے؟

افسوسناک حقیقت یہ ہے کہ اکثر عرب حکمران خاموشی، عشرت پسندی، اور عالمی طاقتوں کی خوشنودی میں گرفتار ہیں۔

بدر، احد، یرموک اور قادسیہ کی جرات اب صرف تاریخ کی کتابوں تک محدود ہو چکی ہے۔

ایران: تضادات میں ایک سرگرم کردار

ایسے وقت میں جب عرب قیادت کا خلا موجود ہے، ایران ایک فعال اور متنازع کردار کے طور پر سامنے آیا ہے۔

یقیناً ایران کی پالیسیوں پر فرقہ واریت، علاقائی مداخلت، اور مخصوص مفادات کے حوالے سے تنقید کی جاسکتی ہے۔

مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ فلسطین، شام، لبنان جیسے مقامات پر ایران نے جو عملی حمایت فراہم کی، وہ کئی عرب ممالک کی بزدلانہ خاموشی کے مقابلے میں زیادہ جاندار اور جرات مندانہ ہے۔

ایران کا ماڈل پوری امت کے لیے قابلِ قبول نہ بھی ہو، لیکن اس کی مزاحمتی حکمت عملی عرب دنیا کے لیے ایک اخلاقی اور اسٹریٹجک چیلنج ضرور بن چکی ہے۔

جاگو یہی وقت کی صدا ہے

امت مسلمہ اس وقت علمی جمود، اخلاقی زوال، اور قیادت کے بحران سے دوچار ہے۔

اس کا حل ہے:

- قرآن و سنت کی طرف حقیقی رجوع
- علمی اور سیاسی خودمختاری
- امت کے اجتماعی مفاد کو مقدم رکھنا
- ظلم کے خلاف آواز اور مظلوم کے ساتھ کھڑے ہونا

اب کیا کرنا ہے؟

1. قرآن کے پیغام کو صرف عبادات میں نہیں، بلکہ حکومت اور عدل میں بھی نافذ کرنا
2. علم، اخلاق اور جدت میں قیادت بحال کرنا
3. عالمی طاقتوں کی ذہنی غلامی سے نجات
4. خاموشی کو آواز میں، اور بزدلی کو جرات میں بدلنا

فیصلہ کن انتباہ:

"اے عربو! جاگو، ورنہ تم میں سے ہر ایک برباد ہو جائے گا!"

یہ صرف نعرہ نہیں، بلکہ تاریخ کی عدالت سے بلند ہونے والی پکار ہے۔

اگر عرب دنیا نے قیادت، سچائی اور دین سے کنارہ کشی جاری رکھی، تو صرف اپنا ماضی ہی نہیں، امت کا مستقبل بھی برباد کر دے گی۔

RANCHI CITY
झारखंड की शान

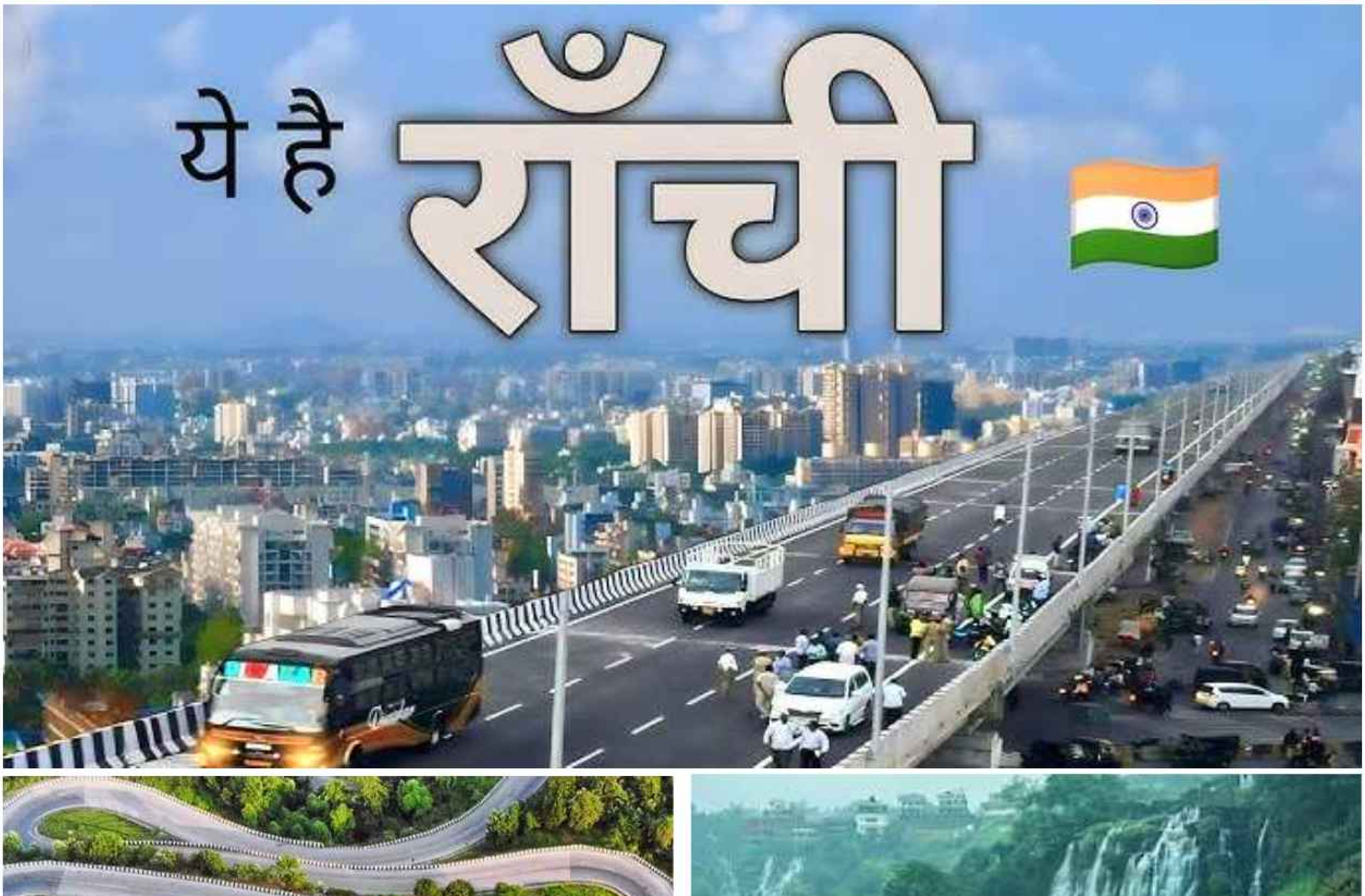
ये है
राँची

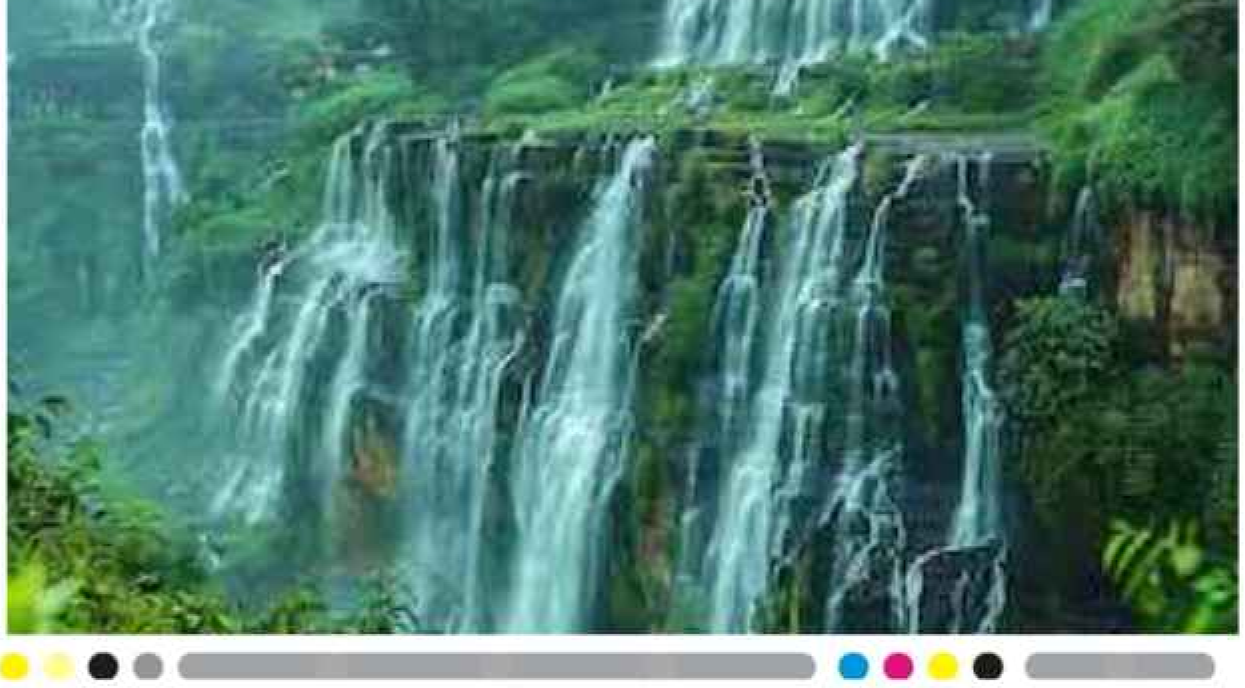

मेडिवेल हॉस्पिटल

MEDIWELL HOSPITAL

सुविधाएँ

विशेषज्ञ डॉक्टर्स	आकशिमक सेवा
सभी तरह की सर्जरी	हड्डी एवं नस रोग
अल्ट्रासोनोग्राफी	डीजीटल एक्स-रे
पैथोलोजी	वैक्सीनेशन
इ.सी.जी	आई.सी.यू
इकोकार्डीयोग्राफी	मोर्डन ओटी

स्त्री एवं प्रसुती रोग की सारी सुविधाएँ

Contact : 06513564410

कडरू, राँची-2

پرنٹر پبلیشر، پروپرائٹر، ایڈیٹر ،قمرالعابدین نے کوالیٹی پریس ہند پیڑھی رانچی سے چھپواکر کے.بی ٹاور ملاح ٹولی ،تیواری ٹینک روڈ رانچی سے شائع کیا
Owner,Publisher,Printer & Editor Qamrul Abdin Printed at Quality Press Hindpiri Ranchi,& Publisheng From K.B.Tower Mallah Toli,Tiwari Tank Road, Ranchi,Pin.834001(Jharkhand) Mob. 9334346898

دمکا ضلع کے صحافی ایک بار پھر اتحاد کی مثال بن گئے ہیں

دمکا سے معروف حسن کی رپورٹ

جھارکھنڈ کی ذیلی راجدھانی دمکا ضلع کے رام گڑھ تھانے میں ایک شخص نے صحافیوں شوبھنکر اور دیپو کے خلاف بھتہ خوری اور حملہ کی درخواست دائر کی تھی۔ معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے دمکا ضلع کے صدر کنال شاتاتو نے اپنے ریاستی عہدیداروں سے بات چیت کی اور ریاستی ترجمان دشرتھ مہتو کی قیادت میں ایک ٹیم تشکیل دی گئی۔ اتوار کو ریاستی ترجمان ٹیم کے ساتھ رام گڑھ تھانے پہنچے۔ ریاستی ترجمان کے ساتھ دمکا ضلع صدر اور ان کے ساتھی ممبران بھی موجود تھے۔ صحافیوں نے رام گڑھ بلاک کے دانشوروں سے بات چیت کی، اس دوران تھانہ انچارج بھی موجود تھے۔ بات چیت کامیاب رہی اور دونوں کے خلاف مقدمہ درج ہونے سے بچ گیا۔ دمکا ضلع اے آئی ایس ایم ضلع کمیٹی کے اس قابل ستائش کام کا پورے ضلع میں چرچا ہو رہا ہے۔ اس دوران ریاستی ترجمان دشرتھ مہتو، دمکا ضلع صدر کنال شاتاتو، کمار وکرم، ارنیش، محمد معروف حسن، موجو کانت، ابھیشیک، رمیش، بھیم، حویلی، دیپو، رام جی، شوبھنکر، منیجان، اوماشنکر موجود تھے۔

دمکا ریلوے اسٹیشن پر کول ڈمپنگ یارڈ کے خلاف دھرنا، دھرنا اس وقت تک جاری رہے گا جب تک یارڈ نہیں ہٹایا جاتا

دمکا سے معروف حسن کی رپورٹ

جھارکھنڈ کی ذیلی راجدھانی میں تمام اصول وضوابط کو پامال کرتے ہوئے بنائے گئے کول ڈمپنگ یارڈ نے عام لوگوں کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ اس معاملے پر مقامی لوگ مسلسل احتجاج کر رہے ہیں۔ لیکن ریاستی اور مرکزی حکومت اس معاملے میں خاموش ہے۔ اتوار، 15 جون 2025 کو، روی شنکر منڈل کی قیادت میں درجنوں لوگوں نے احتجاج کیا اور اپنی مخالفت کا اظہار کیا۔ یہاں آپ کو بتاتے چلیں کہ دمکا ریلوے اسٹیشن پر بنائے گئے کول ڈمپنگ یارڈ کی تعمیر میں تمام اصول وضوابط کو نظر انداز کرتے ہوئے یہاں یارڈ بنایا گیا تھا۔ اس سلسلے میں روی شنکر منڈل نے کہا کہ مقامی لوگ سانس کی تکالیف کا شکار ہیں۔ ہر اتوار کو دھرنا مظاہرے میں شرکت کرنے والی منجو گپتا بھی کوئلے کی دھول کی وجہ سے بیمار پڑ گئی ہیں۔ کوئلے کی دھول نے خوفناک شکل اختیار کر لی ہے جس سے ہزاروں لوگوں کی زندگیاں خطرے میں ہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ دمکا ریلوے اسٹیشن کو "امرت بھارت" اسٹیشن کا درجہ حاصل ہے لیکن یہاں کے لوگ آہستہ آہستہ موت کے قریب ہوتے جا رہے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ اس کا اثر نہ صرف دمکا بلکہ ضلع پاکور کے امڈا پاڑا سے لے کر دمکا تک بھی دیکھا جا سکتا ہے، لیکن لمحہ بہ لمحہ فوائد اور ریلوے کے چند کرپٹ اہلکاروں کی من مانی کے باعث بہڑ دمکا پر کوئلے کی موٹی تہہ چڑھا کر عام عوام کی صحت سے کھیلا جا رہا ہے۔ اس موقع پر روی شنکر منڈل، اجیتا، رکشیت، سنجے منڈل، وشنو یادو، ابھے گپتا، گووردھن منڈل، منوج پنڈت، این این پنڈت، للطو ڈی، امن سنگھ، شتروگھن پنڈت، چھوٹا شرما، ڈسکو منڈل، چندن تیواری، لکشمن سنگھ میلر، سندھو، سندھو، سندھو منڈل، اجیتا، جیو پری، منڈل اور دیگر موجود تھے۔ اس کے ساتھ درجنوں لوگ موجود تھے۔

45 صدمے سے بچ جانے والوں نے پروگرام "پھر سے اڑان" میں اپنی جدوجہد کی کہانی بیان کی۔ جے پربھا میڈانتا ہسپتال میں ایک جذباتی اور متاثر کن تقریب کا انعقاد

پٹنہ، 15 جون 2025: جے پربھا میڈانتا سپر اسپیشلٹی ہسپتال، پٹنہ نے آج "پھر سے اڑان ٹراما سروائیورز پروگرام" کا انعقاد کیا، جس میں صدمے سے بچ جانے والے 45 افراد نے اپنے تجربات بتائے۔ یہ وہ مریض تھے جو کبھی سڑک کے شدید حادثات، دماغی چوٹوں، ہڈیوں کے ٹوٹنے یا اندرونی خون بہنے جیسے سنگین حالات کا شکار ہو چکے تھے اور اب صحت مند زندگی گزار رہے ہیں۔ پروگرام کی صدارت ڈاکٹر ابھیشیک کمار، ہیڈ آف ایمرجنسی اینڈ ٹراما ڈپارٹمنٹ، جے پربھا میڈانتا نے کی۔ اس موقع پر میڈیکل ڈائریکٹر ڈاکٹر روی شنکر سنگھ، آرتھوپیڈک ڈپارٹمنٹ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر راجیو رنجن سنہا، کریٹیکل کیئر اسپیشلسٹ ڈاکٹر شیلیش کمار اور ریڈیولوجی ڈپارٹمنٹ کے ڈاکٹر ساکیت ملہوترا بھی موجود تھے۔ تقریب میں موجود تمام ماہرین نے صدمے کے "گولڈن آورز" کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ بروقت اور درست علاج کس طرح جانوں کو بچا سکتا ہے۔ ڈاکٹروں نے یہ بھی کہا کہ میڈانتا میں دستیاب جدید ٹکنالوجی، کثیر الجہتی ٹیم اور فوری فیصلہ کرنے کے نظام کی وجہ سے کئی مریضوں کی جانیں بچائی جا سکتی ہیں۔ میڈیکل ڈائریکٹر ڈاکٹر روی شنکر سنگھ نے کہا، "اس طرح کے پروگرام نہ صرف مریضوں کے حوصلے کو بڑھاتے ہیں بلکہ طبی ٹیم کو یہ احساس بھی دلاتے ہیں کہ ان کی کوششوں سے کتنی زندگیاں بہتر ہو رہی ہیں۔" مریضوں اور ان کے لواحقین نے ہسپتال کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ یہاں نہ صرف انہیں بہتر علاج ملتا ہے بلکہ ڈاکٹروں اور نرسنگ اسٹاف کے حساس رویے سے ذہنی سکون بھی ملتا ہے۔

ممتا نے ریلوے، ہوابازی اور سڑک پر ہونے والی آفات پر غم کا اظہار کیا

کولکاتہ، 15 جون (یو این آئی) مغربی بنگال کی وزیر اعلی ممتا بنرجی نے اتوار کو کہا کہ وہ ریلوے، شہری ہوابازی اور اب سڑک پر ہونے والی حالیہ آفات سے حیران اور غمزدہ ہیں۔ محترمہ بنرجی نے اپنے ایکس ہینڈل پر کہا کہ "ریلوے، شہری ہوابازی اور اب سڑکوں پر ہونے والے حالیہ سانحات سے حیران اور غمگین ہوں۔" انہوں نے کہا کہ آج مہاراشٹر میں پونے کے قریب اندریانی ندی پر پل کے گرنے سے اچانک المناک نتائج برآمد ہونے کا امکان ہے۔ میڈیا پہلے ہی پل گرنے سے متعدد افراد کی ہلاکت کی خبریں دے رہا ہے جب کہ کئی اب بھی لاپتہ ہیں۔ انہوں نے تمام مرنے والوں کے اہل خانہ سے تعزیت کا اظہار بھی کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ "ہمیں زندہ بچ جانے والوں کی رپورٹوں کا بے صبری سے انتظار ہے۔" پل گرنے پر غم کا اظہار کرتے ہوئے، ریاست میں حکمران ترنمول کانگریس کے جنرل سکریٹری ابھیشیک بنرجی نے کہا، "پونے کے قریب اندریانی ندی پر پل کے گرنے کے المناک واقعے سے گہرا دکھ ہوا ہے۔"

مظفر پور مین روڈ این ایچ 22 پر بھتانے کے علاقے میں سڑک حادثات میں 15 افراد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے

زاہد وارثی کی رپورٹ

گورول، زاہد وارثی کی رپورٹ کے مطابق فروری 2024 سے جون 2025 تک سڑک حادثات میں 15 افراد ہلاک اور 40 زخمی ہوئے۔ فروری 2024 سے 5 جون 2025 تک حاجی پور-مظفر پور مین روڈ این ایچ 22 پر بھتانے کے علاقے میں سڑک حادثات میں 15 افراد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ اسی وقت 40 لوگ بری طرح زخمی ہوئے۔ ہسپتال میں علاج کے دوران مرنے والوں کو اس اعداد وشمار میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔ کنار ملاکی رہنے والی روبیہ دیوی کی 6 فروری 2024 کو گودھیان میں سڑک حادثے میں موت ہو گئی تھی۔ نالندہ کے رہنے والے سورج کمار کی 13 مارچ 24 کو محمد پور دریا گاؤں کے قریب سڑک حادثے میں موت ہو گئی تھی۔ دو حقیقی بھائی شہاب الدین اور ممتاز، جو محمود پور ہرشیر گاؤں کے رہنے والے تھے، 17 اپریل 2024 کو ایک سڑک حادثے میں ہلاک ہو گئے تھے۔ پانا پور کے رہنے والے چندرا کی 30 جولائی 24 کو محمد پور دریا گاؤں کے قریب سڑک حادثے میں موت ہو گئی تھی۔ پانے پور کے رہنے والے گوتم کمار کی 5 اگست 24 کو حسینہ میں سڑک حادثے میں موت ہو گئی تھی۔ جلسر تھانہ علاقے کے موہادتن پور کے رہنے والے ستیش کمار کی موت 24 اکتوبر کو ہرشیر چین پور کے قریب سڑک حادثے میں ہوئی تھی۔ موہن پور، جو اپنی شادی کا کارڈ تقسیم کرنے جا رہا تھا، 20 نومبر 24 کو بھتولیہ میں ایک سڑک حادثے میں ہلاک ہو گیا۔ جلسر منوڑہ گاؤں کے رہنے والے آدتیہ کمار کی 28 دسمبر 24 کو ہرشیر میں ایک سڑک حادثے میں موت ہو گئی۔ محمد پور دریا گاؤں کے رہنے والے رام سیوک سنگھ کی موت 25 فروری کو محمد پور دریا گاؤں، 25 جنوری، 25 جنوری کو ایک سڑک حادثے میں ہوئی تھی۔

مشرقی چمپارن: زمین کے لالچ میں بہنوئی نے بزرگ سالی کا گلا ریت کر قتل کیا

موتیہاری، 15 جون (یو این آئی) بہار میں مشرقی چمپارن کے کلیان پور تھانہ علاقے میں ایک شخص نے اپنی بزرگ سالی کا گلا ریت کر قتل کر دیا ہے۔ پولیس ذرائع نے اتوار کو یہاں بتایا کہ پکڑی ذکشت گاؤں باشندہ منگی دیوی (65) سنیچر کی رات اپنے گھر کے دروازے پر بیٹھی تھی۔ اسی دوران اس کا بہنوئی کا میشور وہاں آیا اور اس سے باتیں کرنے لگا۔ جیسے ہی گھر کے دیگر افراد اندر گئے تو اس نے خاتون کا گلا ریت کر قتل کر دیا

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ امت میں سب سے زیادہ حیادار تھے: مفتی غلام رسول اسماعیلی

صدر الافاضل علامہ سید نعیم الدین مرآدابادی کی دینی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائیگا: اسماعیلی

پٹنہ: اپنی سوچ وفکر، اعلی صلاحیتوں اور بے مثال کردار سے زمانے میں انقلاب برپا کرنے والی شخصیات میں امیر المومنین، حضرت سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالی عنہ کی ذات متعدد صفات ہے۔ آپ اولین مسلمان ہونے والوں میں سے ہیں۔ آپ ہی وہ پہلے مسلمان ہیں جنہوں نے دین اسلام کے لئے اپنے خاندان کے ساتھ مکہ مکرمہ سے ہجرت فرمائی۔ آپ ہی کے حوالہ نبی مختار صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا اگر میری دس بیٹیاں بھی ہوتیں تو میں ایک کے بعد دوسری سے عثمان کا نکاح کر دیتا کیونکہ میں ان سے راضی ہوں۔ عبادت، ریاضت، علم، تقوی، توکل، شجاعت، ایثار، تواضع، حیا، ادب، سخاوت، خیر خواہی، سادگی، رحم دلی، دل جوئی، فکر آخرت، اتباع سنت اور خوف خدا جیسے اعلی اوصاف حضرت ذوالنورین رضی اللہ تعالی عنہ کی سیرت مبارکہ کے روشن پہلو ہیں۔ مذکورہ خیالات کا اظہار خطیب وامام قدیمی جامع مسجد محمد پور شاہ گنج مفتی غلام رسول اسماعیلی استاذ مرکزی ادارہ شرعیہ نے یوم شہادت حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ اور عرس حضور صدر الافاضل کے موقع پر مسجد حذا میں منعقدہ محفل میں کیا۔ انہوں نے سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی سیرت طیبہ کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اعلی سیرت وکردار کے ساتھ ثروت وسخاوت میں بھی مشہور تھے۔ مذہب اسلام کے فروغ میں انکی سخاوت ضرب المثل ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں ہر نبی کا ساتھی ورفیق ہوتا ہے میرا ساتھی "عثمان" ہوگا۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دائرہ اسلام میں آنے کے بعد حضور ﷺ نے کچھ عرصہ بعد اپنی بیٹی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح آپ سے کر دیا۔ جب حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو حضور ﷺ نے دوسری بیٹی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو آپ کی زوجیت میں دے دی۔ اس طرح آپ کا لقب "ذوالنورین" معروف ہوا۔ مدینہ منورہ میں پانی کی قلت تھی جس پر سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضور پاک کی اجازت سے پانی کا کنواں خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف فرمایا۔ اور اسی طرح غزوہ تبوک میں جب رسول اللہ ﷺ نے مالی اعانت کی اپیل فرمائی تو سیدنا عثمان غنی نے تیس ہزار فوج کے ایک تہائی اخراجات کی ذمہ داری لے لی۔ آج بھی عرب میں آپ کی سخاوت کا ڈنکا بجتا ہے آپ کے نام ابھی بھی عرب میں بینک اکاؤنٹ اور کئی فنڈ وقف ہے۔ جب حضور ﷺ نے زیارت خانہ کعبہ کا ارادہ فرمایا تو حدیبیہ کے مقام پر یہ علم ہوا کہ قریش مکہ آمادہ جنگ ہیں۔ اس پر حضور ﷺ نے سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو سفیر بنا کر مکہ بھیجا۔ قریش مکہ نے آپ کو روکے رکھا تو افواہ پھیل گئی کہ سیدنا عثمان کو شہید کر دیا گیا ہے۔ اس موقع پر چودہ سو صحابہ سے حضور ﷺ نے بیعت لی کہ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا قصاص لیا جائے گا۔ یہ بیعت تاریخ اسلام میں "بیعت رضوان" کے نام سے معروف ہے۔ قریش مکہ کو جب صحیح صورت حال کا علم ہوا تو آمادہ صلح ہو گئے اور سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ واپس آ گئے۔

انہوں نے مزید کہا کہ خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مجلس مشاورت کے آپ اہم رکن تھے۔ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا وصیت نامہ آپ نے ہی تحریر فرمایا۔ دینی معاملات پر آپ کی رہنمائی کو پوری اہمیت دی جاتی۔

سیدنا عمر فاروق کے بعد امت کی زمام اقتدار سنبھالی اور خلیفہ ثالث مقرر ہوئے۔ ان کا دور حکومت تاریخ اسلام کا ایک تابناک اور روشن باب ہے۔ ان کے عہد زریں میں عظیم الشان فتوحات کی بدولت اسلامی سلطنت کی حدود اطراف عالم تک پھیل گئیں اور انہوں نے اس دور کی بڑی بڑی حکومتیں روم، فارس، مصر کے بیشتر علاقوں میں پرچم اسلام بلند کرتے ہوئے عہد فاروقی کی عظمت وہیبت اور رعب ودبدبے کو برقرار رکھا اور باطل نظاموں کو ختم کر کے ایک مضبوط مستحکم اور عظیم الشان اسلامی مملکت کو استوار کیا۔

انہوں نے کہا کہ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ صرف کاتب وحی ہی نہیں تھے بلکہ قرآن مجید آپ کے سینے میں محفوظ تھا۔ آیات قرآنی کے شان نزول سے خوب واقف تھے۔ امت پر قرآن کے حوالہ ان کا بہت بڑا احسان ہے۔

بطور تاجر دیانت وامانت آپ کا طرہ امتیاز تھا۔ نرم خو تھے اور فکر آخرت اور حیاداری ہر دم پیش نظر رکھتے تھے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے عثمان کی حیا سے فرشتے بھی شرماتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم یہ میرے گھر میں بستر پر تشریف فرما تھے، اس عالم میں کہ حضور ﷺ کی دونوں مبارک پنڈلیاں کچھ ظاہر ہو رہی تھیں، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو آپ نے اجازت دے دی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح لیٹے رہے اور گفتگو فرماتے رہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اجازت طلب کی تو آپ نے اجازت دے دی۔ جبکہ آپ اسی طرح لیٹے رہے اور گفتگو فرماتے رہے، پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ نے اجازت طلب کی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست کر لئے۔ جب وہ چلے گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر آئے تو آپ صلی اللہ علیک وسلم نے ان کا فکر واہتمام نہیں کیا، حضرت عمر آئے تب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی فکر واہتمام نہیں کیا اور جب حضرت عثمان آئے تو آپ صلی اللہ علیک وسلم اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست کر لئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس شخص سے کیسے حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔

اخیر میں نے مولانا موصوف نے کہا کہ تبلیغ واشاعت اسلام کے لیے فراخ دلی سے دولت صرف فرماتے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے عثمان اللہ تعالی تجھے خلافت کی قمیص پہنائیں گے، جب منافق اسے اتارنے کی کوشش کریں تو اسے مت اتارنا یہاں تک کہ تم مجھے آملو۔ چنانچہ جس روز آپ کا محاصرہ کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ مجھ سے حضور نے عہد لیا تھا (کہ منافق خلافت کی قمیص اتارنے کی کوشش کریں گے تم نہ اتارنا) اس لیے میں اس پر قائم ہوں اور صبر کر رہا ہوں۔ ۳۵ھ میں ذی قعدہ کے پہلے عشرہ میں باغیوں نے سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالی عنہ کے گھر کا محاصرہ کیا اور آپ نے صبر اور استقامت کا دامن نہیں چھوڑا، محاصرہ کے دوران آپ کا کھانا اور پانی بند کر دیا گیا تقریبا چالیس روز بھوکے پیاسے ۸۲ سال کی عمر میں سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کو جمعۃ المبارک ۱۸ ذو الحجہ کو انتہائی بے دردی کے ساتھ روزہ کی حالت میں قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہوئے شہید کر دیا گیا۔

آپ ہمہ جہت شخصیت وسیرت کے حامل تھے آپ کی سیرت طیبہ قیامت تک آنے والی انسانیت کیلئے مشعل راہ ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ایسی محافل منعقد کرا کے نسلوں کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کی سیرت سے روشناس کرائیں۔

خلیفہ اعلی حضرت صدر الافاضل علامہ مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ جماعت اہلسنت والجماعت کے ایک جید عالم ہیں، آزادی سے قبل کے نامور علماء میں شمار کیے جاتے ہیں، یکم جنوری 1883 کو پیدا ہوئے گویا بیسویں صدی کا آغاز ان کی جوانی کا شباب تھا۔ بیس سال کی عمر میں جملہ علوم نقلیہ وعقلیہ سے فراغت حاصل کر لی بعد ازاں دعوت وارشاد اور تعلیم وتدریس سے جڑ گئے گئی مرادآباد میں جامعہ نعیمیہ کی بنیاد رکھی اور مفسر قرآن کی حیثیت سے پوری دنیائے اسلام میں معروف ہوئے

انہوں نے کہا کہ حضور صدر الافاضل اپنی علمی جاہ وحشمت، شرافت نفس اتباع شریعت، زہد وتقوی، تحمل بجی، حق گوئی، جرات وبے باکی اور دین حق کی حفاظت کے معاملے میں فقید المثال تھے۔ آپ اپنی مختلف دینی، علمی تبلیغی، تحقیقی وتصنیفی مصروفیات اور مناظرہ ومقابلہ اور فرق باطلہ کے رد وابطال جیسی سرگرمیوں کے باوجود تاحیات درس وتدریس سے وابستہ رہے۔ آپ کا طرز تدریس بڑا دلچسپ ومنفرد تھا افہام وتفہیم میں آپ یکتائے روزگار تھے جس کی بدولت اسباق طلبا کے دل ودماغ پر پوری طرح نقش ہو جاتے۔ طلبہ کے خورد ونوش اور مدرسین کی تنخواہ آپ ادا کرتے تھے۔ حضرت صدر الافاضل کو دیگر علوم وفنون کے علاوہ فن تقریر ومناظرہ میں بھی مہارت حاصل تھی۔ آپ اپنے سے بڑھ کر ایک مناظر وقت کے تقریبا تمام فرق باطلہ سے نبرد آزما رہے، ایک سے بڑھ کر ایک آپ کے مقابل آیا لیکن ہمیشہ میدان آپ کے ہاتھ رہا۔